Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

28 ذوالقعدہ 1429 ہجری 27 نبوت، 1387 ہش 27 نومبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان (۲۳ نومبر ۰۸ء): سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۳ نومبر ۲۰۰۸ء کو صبح ۵ بجے بخیرو عافیت دہلی ایئرپورٹ پر ورُود فرما ہوئے۔ بعدہٗ حضور انور نے ایئرپورٹ کے VIP لاؤنج میں نماز فجر باجماعت ادا فرمائی۔ ازاں بعد حضور انور اپنے وفد کے ساتھ صبح سواسات بجے دہلی مشن ہاؤس پہنچے۔ جہاں پر مرکزی نمائندگان کے علاوہ تمام افراد جماعت دہلی نے حضور کا والہانہ انداز میں پرزور استقبال کیا۔ احباب حضور پُر نور کی صحت وسلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور دورۂ ہند کے کامیاب ہونے اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

..................﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾..................

۞ ...... ’’قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں اور اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے تھے۔

نیکی جو صرف دکھانے کی غرض سے کی جاتی ہے وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے ساتھ دوسروں کا وجود بالکل ہیچ جاننا چاہئے۔ دوسروں کے وجود کو ایک مردہ کیڑا کی طرح خیال کرنا چاہئے کیونکہ وہ کچھ کسی کا بگاڑ نہیں سکتے اور نہ سنوار سکتے ہیں۔ نیکی کو نیک لوگ اگر ہزار پردوں کے اندر بھی کریں تو خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ اسے ظاہر کردے گا اور اسی طرح بدی کا حال ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ اگر کوئی عابد زاہد خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور اس صدق اور جوش کا جو اس کے دل میں ہے انتہا کے نقطہ تک اظہار کر رہا ہو اور اتفاقاً کنڈی لگانا بھول گیا ہو تو کوئی اجنبی باہر سے آکر اس کا دروازہ کھول دے تو اس کی حالت بالکل وہی ہوتی ہے جو ایک زانی کی عین زنا کے وقت پکڑا جانے سے۔ کیونکہ اصل غرض تو دونوں کی ایک ہی ہے یعنی اخفائے راز۔ اگرچہ رنگ الگ الگ ہیں۔ ایک نیکی کو اور دوسرا بدی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ غرض خدا کے بندوں کی حالت تو اس نقطہ تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ نیک بھی چاہتے ہیں کہ ہماری نیکی پوشیدہ رہے اور بد بھی اپنی بدی کو پوشیدہ رکھنے کی دعا کرتا ہے مگر اس امر میں دونوں نیک وبد کی دعا قبول نہیں ہوتی‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 186)

۞ ...... ’’اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

۞ ...... ’’دُعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دُعا قبول ہوجاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہوجاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 182)

۞ ...... ’’حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے...... جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے...... اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 397۔ جدید ایڈیشن)

۞ ...... ’’سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591۔ جدید ایڈیشن)

۞ ...... ’’سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دُعا کے ذریعہ سے حاصل ہوسکیں گے۔ دُعا میں بڑی قوتیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ مَیں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا مَیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی راہ ہے جس کو خشک مُلّا اور خُشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہوجاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہوجائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ ان کو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دُعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 36)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کرکے تیاری شروع کردیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کی بھارت میں آمد

مبارک صد مبارک!

جب سے یہ علم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امسال قادیان (بھارت) میں تشریف لا رہے ہیں تب سے ہندوستان کے احباب مرد وزن اور ہر چھوٹے بڑے کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں اور جوں جوں یہ دن قریب آ رہے ہیں ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کر رہے ہیں حضور نے حالیہ خطبہ میں اپنے قادیان کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے اسکے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک کی ہے۔ یوں تو ہر احمدی اپنے پیارے امام کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرتا ہے۔ تاہم ان دنوں میں ہمیں کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حضور کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر دے، مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا فرمائے اور ہر آن تائید و نصرت اور خصوصی حفاظت فرمائے۔ حضور کا دورہ ہندوستان ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ آپ کے آنے سے نہ صرف احمدیوں کی روحانی تشنگی دور ہو بلکہ اہل ہند کی بھی تقدیر بدل جائے یہاں امن وامان قائم ہو۔ اور پیار و محبت کا ایسا ماحول پیدا ہو جائے جس سے اتفاق و اتحاد کی فضا قائم ہو اور اس ملک میں مادی ترقی کے ساتھ ساتھ عظیم روحانی انقلاب بھی پیدا ہو جائے۔

سیدنا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت اور وفات بھی اسی ملک میں ہوئی۔ یہاں کی ہی ایک مقدس بستی (قادیان) سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ جس کا سلسلہ آج اللہ کے فضل سے ۱۹۳ ممالک میں پھیل چکا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی منشاء اور تقدیر کے مطابق تقسیم ملک کے وقت احباب جماعت کو خلیفہ وقت کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی اور ہندوستان میں جماعتی ترقی میں بھی ٹھہراؤ آ گیا۔

الٰہی جماعتوں کی حفاظت اور انکی ترقی اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے اور اس کے لئے ایسے انتظامات کرتا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً ترقی کرتی جاتی ہیں۔ اور ان کے مخالفین ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں یہی ان کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے

آج روئے زمین پر کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جسکا عالمگیر طور پر ایک امام ہو اور وہ انکی رہنمائی اور ترقی کے لئے کوشاں ہو۔ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جسکا قیام اللہ تعالیٰ نے امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے فرمایا۔ آپکی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ جاری ہوا جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے فرمایا تھا یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ۱۹۰۸ میں قائم ہوئی اور ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو بفضلہ تعالیٰ اس پر سو سال پورے ہو چکے ہیں اور اس سال ہم خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام عالمگیر طور پر منا رہے ہیں اس سال مختلف ممالک کے جلسوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما چکے ہیں اور انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان میں بھی آپ تشریف لا رہے ہیں۔ ہم آپ کی قادیان آمد کے بے حد متمنی ہیں اور چشم براہ ہیں۔ اللہ کرے آپ کے دورے سے غافلوں کی آنکھیں کھلیں اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و برکات آپ کے شامل حال ہوں

اس سال کے تاریخ ساز جلسہ سالانہ میں دنیا بھر کے دوسرے ممالک سے بھی ہزاروں کی تعداد میں مہمانان کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا آنا بھی مبارک کرے اور ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور وہ اس مبارک جلسہ سے وہ برکات حاصل کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کا اجرا فرمایا اور ان دعاؤں کے وارث ہوں جو حضور نے اس میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ ہمارا یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں بلکہ محض اور محض دینی ماحول میں روحانی اور اخلاقی ترقی اور تربیت کا ایسا ذریعہ ہے جس کا اور کوئی متبادل نہیں ہوسکتا۔

اور پھر وہ جلسہ جس میں خلیفہ وقت خود بنفس نفیس شرکت فرمائیں، عظیم برکات کا حامل ہوتا ہے۔ براہ راست حضور کے خطابات وارشادات سننے، آپ کے پیچھے نمازیں پڑھنے اور آپ کی زیارت وملاقات کرنے کے قیمتی مواقع میسر ہوں گے جو ہماری زندگیوں کا بیش قیمت سرمایہ اور روحانی زندگی کے لئے آب بقا ہوں گے لھذا جسے بھی ایسے مواقع میسر آئیں اسے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور ان قیمتی لمحات کو دعاؤں، ذکر الٰہی اور عبادات میں گذاریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان انوار روحانی سے اپنی زندگیوں کو منور کرنے والے ہوں۔

ہم اپنے سرکاری حکام وانتظامیہ کے بھی شکر گذار ہیں جو ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہر ممکن سہولت مہیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسکی بہترین جزا دے اور انکو بھی نور ہدایت سے منور کرے۔

یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بھی ایک عظیم الشان ثبوت ہے کیونکہ اسکا سلسلہ آپ کی وفات کے بعد بھی نہ صرف جاری ہے بلکہ دن بدن ترقی پذیر ہے اور اب درجنوں ممالک ہیں جہاں ہر سال جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے اور جس جلسہ میں خلیفۂ وقت شامل ہوں، عظیم الشان حیثیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کی بھی آنکھیں کھولے کہ سو سال سے زائد عرصہ ہوا باوجود اسکے کہ انہوں نے جماعت کو ناکام کرنے اور مٹانے کے لئے پورا زور لگا لیا لیکن یہ جماعت ختم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حاسدین اور شر پسند عناصر سے بھی جماعت کو محفوظ فرمائے۔ بہرحال یہ عظیم الشان برکات کا حامل جلسہ آیا ہی چاہتا ہے جسکے لئے ہم سب بڑی مدت سے منتظر تھے اور تیاری کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت دے اور اپنے فضلوں سے سب کمیوں کو پورا فرمائے۔ ہم تو عاجز بندے ہیں اسکے فضلوں کے سوا کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر کام کی اور دعا کی بھی وہی توفیق دیتا ہے۔

پس دعا ہی ایک مومن کا آخری سہارا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کو معجزانہ طور پر کامیاب کرے اور اپنے افضال و برکات کا حامل بنائے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں یہ دعا کثرت سے پڑھنے کے لئے ہر احمدی کو تحریک فرمائی ہے:

”رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔“

”یعنی اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا بعد اسکے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا ہے۔“

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ہدایت پر قائم رکھتے ہوئے اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین اللھم آمین۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

☆☆☆

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعائوں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾ (آل عمران :9)

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے ذکر عبادات اور مخلوق کے حق کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔
رمضان میں جو نیکیوں کی توفیق ملی ہے یہ نیکیاں اب ہماری زندگیوں کا لازمی حصّہ بن جائیں۔

اگر تم جانتے کہ کتنی برکتیں تم جمعہ سے سمیٹ رہے ہو تو رمضان کے آخری جمعہ یا رمضان کے جمعہ پر ہی بس نہ کرتے بلکہ جمعہ کے بعد جمعہ کا انتظار رہتا اور پھر مسجد میں آنے کے لئے جلدی کرتے۔ ذکر الٰہی اور جمعہ کی نماز کے مقابل پر ہر دنیاوی چیز کو ثانوی حیثیت دیتے۔

ذکر الٰہی اس طرح ہونا چاہئے کہ ہر وقت خدا یاد رہے۔

اس دعا کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنوں کی برکات ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اتنا لمبا کر دے کہ اگلے رمضان تک ہم ان سے فیض پاتے چلے جائیں اور پھر آئندہ آنے والے رمضان میں اور ترقی کی منازل طے کریں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو مزید حاصل کرنے والے ہوں اور پھر یہ نیکیوں کے حصول کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ ہمارے ساتھ، تا حیات ہمارے ساتھ چلتا چلا جائے بلکہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹے رکھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 26 ستمبر 2008ء بمطابق 26 تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ (سورة الجمعة:10-12)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

جیسا کہ ہم نے قرآن کریم کے ان الفاظ میں سنا جو کہ سورۃ جمعہ کی آخری آیات ہیں جن کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ کی کس قدر اہمیت ہے کہ اس کے بارے میں علیحدہ احکامات ہیں۔ باوجود اس کے کہ عبادات اور نمازوں کی ادائیگی، اُن کے وقت پر ادا کرنے، باقاعدہ ادا کرنے، مسجد میں جا کر ادا کرنے، ان کی ادائیگی سے پہلے ظاہری طور پر وضو کر کے پاک صاف ہونے وغیرہ کے تفصیلی احکامات قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن جمعہ جو ایک عبادت اور نماز ہی ہے اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے علیحدہ حکم اتارا ہے۔ پس جمعہ کی نماز کی ایک خاص اہمیت ہے جس کی مزید وضاحت ہمیں احادیث سے بھی ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے بھی واضح ہوتی ہے۔

رمضان کے پہلے جمعہ میں جب مَیں نے رمضان میں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی تو ضمناً جمعہ کے دوران اور جمعہ کے دن دعاؤں کی قبولیت کی خاص گھڑی یا عرصہ کا ذکر کیا تھا جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اس اہمیت کے پیش نظر جمعہ کی جو اہمیت ہے، اکثر نے اس رمضان کے گزشتہ جمعوں میں خاص طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہوگی کہ جمعہ اور روزے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے آخری عشرے کا پانچواں دن گزار رہے ہیں اور اس رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے، جس کو بعض دوسرے مسلمان گروہوں میں بڑی اہمیت دی جاتی ہے کہ یہ آخری جمعہ ہے اس لئے اس میں اپنے تمام گناہ بخشوانے کے لئے ضرور شامل ہو۔ جب سلیٹ صاف ہو جائے تو پھر نئے سرے سے جو چاہو کرو۔ بلکہ بعض کئی سال بعد ایک جمعہ پڑھنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اُن لوگوں میں یہ تصور اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ مان کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو صحیح طور پر سمجھنے سے عاری ہیں۔ پس ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اصل حکم کو سمجھتے ہوئے ہر جمعہ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہیں، چاہے وہ رمضان کا جمعہ ہے یا اس کے علاوہ۔ لیکن اگر رمضان کے جمعوں کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت ہے تو اس لئے کہ جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا کہ ایک طرف تو ہمیں یہ خوشخبری مل رہی ہے کہ جمعہ کے دن ایک وقت ایسا آتا ہے جب خدا تعالیٰ بندے کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور رمضان کے روزوں کی وجہ سے یہ خوشخبری مل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے قریب ہو کر اس کی دعائیں سنتا ہے اور رمضان میں تہجد اور نوافل کی طرف خاص طور پر توجہ

دلائی گئی ہے اور ہر شخص عموماً توجہ دیتا ہے۔ پس رمضان کے جمعوں کی یہ اہمیت ہوگئی کہ اس میں دن کو بھی خدا تعالیٰ خاص فضل فرماتے ہوئے بندے کی دعائیں سن رہا ہے اور رات کو بھی خاص فضل فرماتے ہوئے اپنے بندے کی دعائیں سن رہا ہے۔ پس ان دنوں اور راتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی دائمی رحمت مانگنے، ہمیشہ اس کی مغفرت کی چادر میں ڈھکے رہنے، ہمیشہ اس دنیا کی جہنم سے بھی اور اگلے جہان کی جہنم سے بھی بچے رہنے کی دعا مانگنی چاہئے تا کہ صرف رمضان اور رمضان کے جمعے یا صرف آخری جمعہ ہمیں عبادتوں میں توجہ دلانے والا نہ ہو بلکہ سال کا ہر جمعہ اور ہر دن ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف توجہ دلانے والا ہو۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو پلّے باندھنے کی ضرورت ہے اور باندھنی چاہئے کہ صرف رمضان کا جمعہ نہیں یا آخری جمعہ نہیں جس کے لئے بعض لوگوں میں اہتمام کیا جاتا ہے کہ جس طرح بھی ہو ضرور مسجد جانا ہے یا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عید ضرور عیدگاہ یا مسجد میں جا کر پڑھنی ہے۔ جبکہ عید کی اہمیت کے بارے میں قرآن کریم میں براہ راست کوئی حکم نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عید کی اتنی اہمیت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں شامل ہونے کی خاص تاکید فرمائی ہے اور ان عورتوں کو بھی عید پر جانے کا حکم ہے جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی لیکن جمعہ کے بارے میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ ضرور شامل ہونا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عید پر جانے کا حکم صرف اس لئے نہیں کہ سال کے بعد دو رکعت پڑھ لینے سے یا چند منٹ کا خطبہ سن لینے سے گناہ بخشے جائیں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو عبادت اور قربانی کی توفیق ملی یا جس کی خواہش تھی لیکن مجبوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہی اس پر مکمل عمل نہ ہو سکا۔ لیکن کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے شکرانے کی عبادت میں شامل ہو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو سکیں، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ توفیق دے کہ عبادت کا ہر فرض پورا کرنے والے بن سکیں اور نوافل کی توفیق پا سکیں تو تب ہی ہر عید میں شامل ہونے کا فائدہ ہے اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ ایسی عید منانے کی کوشش کرے۔ بہرحال اس وقت مَیں جمعہ کی اہمیت کا ذکر کر رہا تھا۔

حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد 2 کتاب الصلاۃ باب فی الجمعۃ وفضلھا حدیث نمبر 2999)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے پھر مینڈھا یعنی دونبہ کی قربانی، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔ پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الاستماع الی الخطبۃ)

پھر ایک روایت ہے، جس کا کچھ حصہ مَیں بیان کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا مَیں تمہیں دنوں میں سب سے افضل دن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر آپؐ نے فرمایا وہ جمعہ کا دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مہینوں میں سے سب سے افضل مہینے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ رمضان کا مہینہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا راتوں میں سے سب سے افضل رات کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ لیلۃ القدر ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد 2 کتاب الصلاۃ باب فی الجمعۃ وفضلھا حدیث نمبر 3005)

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابولبابہؓ بن منذر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن، دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وفات دی۔ اور اس دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ حرام چیز کے علاوہ جو بھی اللہ سے مانگے تو وہ اسے عطا کرتا ہے۔ اور اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ مقرر فرشتے آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر، اس دن سے خوف کھاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ وسنۃ۔باب فی فضل الجمعۃ)

اب یہ تمام حدیثیں جمعہ کی اہمیت واضح کر رہی ہیں۔ اس طرف توجہ دلا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوْا الْبَیْعَ یہ اس دن کی خاص برکات کی وجہ سے ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہارے لئے بہتر ہیں۔ نہیں، بلکہ اصل خیر تمہارے لئے جمعہ کے دن کی عبادت میں ہے۔

اب یہ جو حدیث میں آیا کہ نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے تو پہلی نیکی تو اُس اطاعت میں ہے جو ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حکم پر کرتے ہوئے اپنے تمام دنیاوی دھندے چھوڑ کر، تجارتیں چھوڑ کر خاص طور پر مسجد میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتا ہے۔ اور جمعہ کی نماز بھی وہ نماز ہے جو عموماً ظہر کی نماز سے لمبی ہوتی ہے اور پھر خطبہ بھی دیا جاتا ہے۔ کاروبار میں مصروف انسان بظاہر یہ خیال کرتا ہے کہ اتنا لمبا عرصہ کاروبار سے باہر رہنے کی وجہ سے میرا نقصان ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری اطاعت کی وجہ سے تمہارا نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور:53) یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ عام حالات میں بھی اطاعت کرنے والے بامراد ہوتے ہیں۔ تو جمعہ کے دن تو یہ اطاعت اتنی زیادہ برکات لانے والی ہے کہ اس کا حساب شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ کے ذکر کے لئے وہی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتا ہوگا، تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوگا اور ایسا انسان جو اس معیار پر قائم ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے کاروبار چھوڑ کر آئے وہ بھلا اپنی مرادوں کو حاصل کئے بغیر کس طرح لوٹایا جا سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا خدا کا خوف رکھنے والا جب خدا کے حضور عبادت کے لئے حاضر ہوتا ہے تو کئی گنا اجر پاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہر اس انسان کو جو اللہ تعالیٰ کو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک سمجھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ربّ العالمین سمجھتا ہے، تسلی دلانے والا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں علم ہی نہیں کہ تم کتنی برکتیں نماز پر آ کر سمیٹتے ہو۔ اگر تم جانتے ہو کہ کتنی برکتیں تم جمعہ سے سمیٹ رہے ہو تو رمضان کے آخری جمعہ یا رمضان کے جمعہ پر ہی بس نہ کرتے بلکہ جمعہ کے بعد جمعہ کا انتظار رہتا۔ اور پھر مسجد میں آنے کے لئے جلدی کرتے تا کہ اونٹ کی قربانی کا ثواب لو، یا گائے کی قربانی کا ثواب لو، یا یہ کوشش تو کرتے کہ کچھ نہ کچھ ثواب فرشتوں کا رجسٹر بند ہونے سے پہلے فرشتوں کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ اُس گھڑی اور لمحے کی تلاش میں دعاؤں میں مشغول رہتے۔ ذکر الٰہی اور جمعہ کی نماز کے مقابلہ پر ہر دنیاوی چیز کو ثانوی حیثیت دیتے۔ ہم احمدیوں کے دلوں میں اس دن کی خاص اہمیت ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس زمانے میں آخرین کو پہلوں سے ملانے میں اس دن کی بھی بہت اہمیت ہے جبکہ دنیاداری انتہا تک پہنچی ہوئی ہے اور شیطان ہمیں ہر اس نیک کام سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو، اس کی رضا کے حصول کا حامل بنانے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں اپنی بعثت کا اس دن اور اس زمانے سے تعلق جوڑتے ہوئے وضاحت فرماتے ہیں، ذکر فرماتے ہیں اور اپنے نہ ماننے والوں کو تنبیہ فرمائی ہے وہاں اپنے ماننے والوں کو بھی بڑے درد سے نصیحت فرمائی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم منکروں کی نسبت قریب تر باسعادت ہو۔ جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے''۔ یہ فقرہ بڑے غور کے قابل ہے اور ہم سب کو بڑا فکر دلانے والا ہے۔ فرمایا ''پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

ہے۔اس چشمے سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دوحق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ان میں سے ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا مخلوق کا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم ۔صفحہ 134-135 ۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

بڑے واضح طور پر آپ نے فرمادیا کہ یہ ٹھیک ہے تم نے حسن ظن کر کے مجھے مان لیا۔زمانہ کے امام کو مان لیا۔اس اہمیت کو تسلیم کرلیا کہ آخری زمانے میں امام نے آنا تھا جنہوں نے پچھلوں کو پہلوں سے ملانا تھا۔ اس زمانہ عبادتوں کی بھی بڑی اہمیت تھی۔لیکن فرمایا کہ صرف یہ سمجھ لینا کافی نہیں ہے۔ابھی بھی کئی ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اندر پوری تبدیلیاں پیدا نہیں کیں۔بہت ساروں کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی میں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں اپنے ساتھیوں کے بارے میں، ان لوگوں کے بارے میں فرمارہے ہیں جو براہ راست آپؑ کی صحبت سے فیض پانے والے تھے تو ہمیں کس قدر اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ یہ جمعہ جو ایک عظیم جمعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہمیں نصیب ہوا ہے، اس کا حق ادا کرنے کے لئے کوشش اور سعی کریں۔صرف سال کے رمضان میں ہی توجہ نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر عبادات اور مخلوق کے حق کی ادائیگی کیلئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔رمضان میں جو نیکیوں کی توفیق ملی ہے، یہ نیکیاں اب ہماری زندگیوں کا لازمی حصہ بن جائیں۔جب جھگڑوں اور لغویات سے ہم جوان دنوں میں اِنِّی صَائِمٌ کہہ کر بچتے رہے تو اب رمضان کے بعد بھی بچتے رہیں۔نمازوں میں جو باقاعدگی ہم نے حاصل کی اسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔جیسا کہ حدیث میں جو مَیں نے ابھی سنائی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بہترین دن جمعہ کا دن ہے اور بہترین مہینہ رمضان کا مہینہ ہے اور بہترین رات ’’لیلۃ القدر‘‘ کی رات ہے۔آج اسی دن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اپنی دعاؤں میں اس دعا کو ضرور شامل کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے آئندہ آنے والے جمعوں کی برکات سے بھی ہمیں فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔پھر بہترین مہینے سے بھی ہم گزر رہے ہیں جس کے آخری چند دن رہ گئے ہیں۔ان دنوں میں بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو ہمیشہ ہمیں یادرکھنا چاہئے کہ ان دنوں کی برکات ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اتنا لمبا کردے کہ اگلے رمضان تک ہم ان سے فیض پاتے چلے جائیں اور پھر آئندہ آنے والے رمضان میں اور ترقی کی منازل طے کریں۔اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو مزید حاصل کرنے والے ہوں اور پھر یہ نیکیوں کے حصول کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ ہمارے ساتھ، تاحیات ہمارے ساتھ چلتا چلا جائے بلکہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹے رکھے۔

پھر بہترین رات کا ذکر ہے جو لیلۃ القدر ہے۔اس کے بارہ میں روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری عشرہ میں تلاش کرو اور بعض جگہ ہے کہ آخری سات دنوں میں تلاش کرو۔

(بخاری ۔کتاب فضل لیلۃ القدر۔ باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر۔ حدیث نمبر 2017)

پس ہم اس لحاظ سے بھی آخری ہفتہ سے گزر رہے ہیں۔پھر روایات سے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے۔تو اس لحاظ سے بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے کیونکہ یہ قبولیت دعا کی رات ہے۔

مختصراً یہاں لیلۃ القدر کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کر دیتا ہوں۔ قرآن کریم میں سورۃ القدر جس میں لیلۃ القدر کا ذکر ملتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو مَیں اس کو قبول کروں۔لیکن ایک معنے اس کے اَور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔چنانچہ پھر آپ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کا آنا اور قرآن کا نازل ہونا اس زمانہ کی ضرورت تھی جو تاقیامت رہنے والا زمانہ ہے اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْر (القدر:2) کی آیت اس کی دلیل ہے کہ حقیقی ضرورت تھی ۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اس وقت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کے پہلے حصے کے حوالے سے مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب دعا اور استغفار قبول کرنے کے لئے ہاتھ پھیلا رہا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو ہمیں ہمیشہ ایسی راتوں کی تلاش میں رہنا چاہئے جب ہم اس سے فیض پانے والے ہوں اور حقیقت یہی ہے کہ جمعہ کا دن یا رمضان کا مہینہ یا لیلۃ القدر اُس وقت ہمارے لئے فائدہ مند ہوں گے جب ہم وہ انقلاب اپنی زندگیوں میں پیدا کریں گے جو ہمیں اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والا بنائے، ہماری عبادتیں اور نمازیں دائمی ہوجائیں۔پھر اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر صرف جمعہ کے وقت یا جمعہ کے دن ہی نہیں رہے گا بلکہ ہم ہمیشہ اپنی زبانوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے تر رکھنے والے ہوں گے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ جب جمعہ پڑھ لو، اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوجاؤ تو یادرکھو کہ پھر یہ نہ سمجھنا کہ اب اگلے جمعہ تک دنیاوی دھندوں میں پڑے رہو۔نہیں ، بلکہ اپنے کاموں کے دوران بھی، اپنی تجارتوں کے دوران بھی، اپنی مصروفیات کے دوران بھی خدا تعالیٰ کی یاد تمہیں آتی رہنی چاہئے۔اس کا ذکر تمہاری زبانوں پر رہنا چاہئے۔دن کی پانچ وقت کی نمازیں تمہارے سامنے رہنی چاہئے۔فرمایا وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْن جب تم نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنے کاموں میں مصروف ہوجاؤ تو اللہ کا فضل تلاش کرو۔یعنی یہ دنیاوی کام بھی جائز کام ہونے چاہئیں۔ کسی ناجائز کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ان نمازیوں اور حاجیوں کی طرح نہ بنو جو اپنی ظاہری عبادتوں کے بعد پھر اپنی تجارتوں میں دھوکہ کرتے ہیں۔پس اپنے ذہنوں کو پاک رکھنے کے لئے ذکر الٰہی ضروری ہے۔صرف ظاہری تسبیح پھیرنا ذکر الٰہی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ دل دماغ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، فضلوں کی سمت کو سامنے رکھ اس طرح اللہ کو یاد کرے کہ تقویٰ پیدا ہو اور اللہ فرماتا ہے تمہاری اصل فلاح اور کامیابی اسی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کس طرح کرنا چاہئے؟ اس بارہ میں بھی قرآن کریم میں کئی جگہ مختلف حوالوں سے بیان کیا گیا ہے مثلاً سورۃ آل عمران میں تخلیق کے بارے میں، کائنات کے بارے میں، زمین و آسمان کے بارے میں ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ۔ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار (آل عمران: 191) وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور بے ساختہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ تو نے کسی چیز کو بھی بے مقصد پیدا نہیں کیا۔پاک ہے تُو پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پس ذکر الٰہی اس طرح ہونا چاہئے کہ ہر وقت خدا یاد رہے۔اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کی طرف توجہ دلا کر پھر یہ جو فرمایا کہ اس پیدائش پر غور کرنے والے کہتے ہیں کہ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار۔ تُو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔یہ اس لئے ہے کہ جو کچھ زمین و آسمان میں پیدا کیا گیا ہے وہ سب اللہ کی مخلوق ہے۔ہماری زندگی کے تمام انحصار اور ذرائع اصل میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں اور اس کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔پس جب ہر چیز ہی خدا کی ہے اور خدا کے فضل سے ملتی ہے اور ملنی ہے تو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اور کسی طرف انسان کس طرح جاسکتا ہے۔اسے شریک بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا۔اللہ کے مقابلے میں اگر تجارتوں کو شریک بناؤ گے تو معاف نہیں ہوگے۔فرمایا یہ چیزیں پھر آگ کی طرف لے جانے والی ہیں۔اس لئے انسان دعا کرتا ہے کہ اے اللہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ہر لمحہ ہر آن اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمیں ہر قسم کے فضلوں سے نوازنے والا ہے۔اس لئے انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ کبھی ایسا موقع اس کی زندگی میں نہ آئے۔اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! کبھی ہماری زندگی میں ایسا موقع نہ آئے کہ تیرے مقابل پر ہم کوئی چیز لائیں۔یہ دعا ہمیشہ کرنی چاہئے کہ اے اللہ! ہم ہمیشہ تیرے عبادت گزار اور ذکر کرنے والے رہیں تاکہ دین و دنیا میں بھی ذلیل و رسوا نہ ہوں اور آخرت کے عذاب سے بھی بچے رہیں۔پس جب اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ نماز جمعہ کے بعد اس کے فضلوں کو تلاش کرو اور ذکر الٰہی کرتے رہو تو یہ یاددہانی ہے کہ تمہارے تمام نفع و نقصان میرے ہاتھ میں ہیں۔پس یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میرے سے تعلق جوڑ کر تم روحانی فائدہ بھی اٹھا رہے ہو اور دنیاوی فائدہ بھی اٹھا رہے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو یہ بیان کیا ہے کہ اولوالالباب اور عقلِ سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلّشانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہوسکتی ہیں۔نہیں، بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔اس لئے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔فرمایا کہ حقیقی دانش کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ نہ ہو۔

پس یہ بات بھی اگر کسی کے ذہن میں ہے کہ ہم اپنی تجارتوں اور کاروباروں کو اپنی عقلوں سے چلا رہے ہیں تو یہ غلط ہے۔ٹھیک ہے ایک انسان محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا قانون قدرت کے تحت پھل دیتا ہے۔ایک دنیادار جو خدا کو نہیں مانتا یا اس کا خدا سے تعلق نہیں وہ تو اپنی تجارتوں سے، اس دنیاداری سے عارضی فائدہ اٹھا رہا ہے۔لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب زمانہ کے امام کو ہم نے مانا ہے تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت تبھی پڑے گی، ترقی بھی تبھی ملے گی جب خدا تعالیٰ کا ذکر بھی رہے اور اُن شرائط کی پابندی بھی رہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں اور تقویٰ بھی رہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو ماننے کے بعد پھر دوعملی نہیں ہوسکتی۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

ہمیں اُس اُسوہ کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو صحابہ نے قائم فرمایا تھا۔ اگر کاروبار کیا بھی تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نہیں بھولے۔ آنحضرت ﷺ کے کئی صحابہ تھے جنہوں نے چند سکّوں سے کاروبار شروع کیا اور کروڑوں میں لے گئے۔ اس لئے کہ ایمانداری، فراست اور اللہ تعالیٰ کا فضل اُن کو اس مقام پر لے گیا۔ ان کی ایمانداری تھی، فراست تھی، اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہا اور وہ اس مقام پر پہنچے۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرنے کی کوشش کرنی ہے تا کہ ہمیشہ فلاح پانے والے رہیں۔ اس زمانہ کے دل بہلاوے اور تجارتیں کیونکہ ہماری زندگیوں پہ زیادہ اثر انداز ہونی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ خَیْرُ الرَّازِقِیْن خدا کی ذات ہے۔ ہر خیر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ کاروباری فائدے اور اس بارہ میں وقت پر اور صحیح فیصلے کی توفیق بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ کئی لوگوں کے بڑے بڑے کاروبار ہیں۔ صحیح فیصلے نہ ہونے کی وجہ سے یا اور وجوہات کی وجہ سے دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ آج کل جو دنیا کی معاشی حالت ہے اس میں بھی دیکھ لیں بڑے بڑے بینک بھی دیوالیہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر کے مقابلے میں ہر دوسری چیز کو ہیچ سمجھو۔ اللہ کا فضل ہو تو سب کچھ ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے نہ صرف اس جمعہ کو بلکہ ہر جمعہ کو اہتمام کے ساتھ ادا کرنے والے بنیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے تساہل کرتے ہوئے تین جمعے لگاتار چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب التشدید فی ترک الجمعۃ۔ حدیث نمبر 1052)

اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے اور کبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے دور ہٹنے والے نہ ہوں۔ آمین۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

صدفی صد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید کے حق میں

پیارے آقا کا دُعائیہ مکتوب

تحریک جدید کے آغاز سے جاری طریق کے مطابق امسال بھی دفتر کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کی فہرست بغرض حصول دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں حضور پرنور کی جانب سے موصول شفقت نامہ دعائیہ مکتوب کا عکس ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

لندن

QND. 5111
21-10-2008

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان میں تحریک جدید کے چندہ کی سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست مؤرخہ 29 ستمبر 2008ء موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اور آپ کے سب ساتھی کارکنان کو اس سعی کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ جملہ صد فیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید و احباب جماعت احمدیہ بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں ہر سال پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

عیسائیت کے مرکز اٹلی میں
جماعت احمدیہ کے مرکز کا بابرکت قیام

(رپورٹ: محمد آصف وڑائچ۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اٹلی)

10 ستمبر 2008ء کا دن جماعت احمدیہ اٹلی کے لئے ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے جس دن جماعت احمدیہ اٹلی کے لئے مشن ہاؤس کی خرید کا آخری مرحلہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش اسلوبی سے طے پایا اور اس جگہ کے لئے رجسٹریشن جماعت کے نام ٹرانسفر ہوئی۔

اس جگہ کی رجسٹریشن ''احمدیہ مسلم جماعت'' کے نام پر ہوئی ہے۔ اس میں نیشنل صدر صاحب کے علاوہ خاکسار جنرل سیکرٹری، صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال کے دستخطوں کے ساتھ ٹرانسفر مکمل ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مولانا صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سویٹزرلینڈ بھی موجود تھے جو خاص طور پر اس موقع پر شامل ہوئے۔

اس مشن ہاؤس کی خرید کے بعد اس کی چابیاں مبلغ سلسلہ کے حوالے کر دی گئیں۔ اس موقع پر فضا نعرہ ہائے تکبیر اور غلام احمد کی جے سے گونج اٹھی اس موقع پر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

ساڑھے چار بجے عصر کی نماز کے لئے اذان دی گئی جو اس مشن میں پہلی اذان تھی جو مکرم عبدالرشید صاحب نے دی جو گھانا کے رہنے والے ہیں اور اس وقت اٹلی میں قیام پذیر ہیں۔ یاد رہے کہ اٹلی میں گھانین احمدیوں کی تعداد تقریباً ایک سو کے قریب ہے۔

مکرم مولانا صداقت احمد صاحب نے نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم نصیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جبکہ نظم خاکسار آصف وڑائچ نے پڑھی۔

بعدہ مکرم عبدالفاطر ملک صاحب صدر جماعت اٹلی نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ظاہر ہونے پر تمام جماعت کو مبارکباد دی اور اس پراپرٹی کی خرید میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیا اور اس مشن کی خرید کو ایک معجزہ قرار دیا۔ جس کے لئے جس قدر شکر کیا جائے کم ہے۔

دوسری تقریر مکرم آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی نے کی۔ آپ نے بھی جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اب ہماری خاص طور پر خدام کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں اور ہمیں زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ آپ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اٹلی جماعت کے لئے فرمائے گئے الفاظ کو پیش کیا اور کہا کہ حضور انور نے اٹلی کی جماعت کو واضح پیغام اور حوصلہ دیا ہے کہ ہمیں پہلے سے زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

مکرم آفتاب صاحب نے مختصراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اٹلی میں آمد اور وقتاً فوقتاً بھجوائے جانے والے مبلغین کا بھی ذکر کیا کہ کس طرح یہاں مشن قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا 1985ء کے دورہ اٹلی کا بھی ذکر کیا۔

آخر میں مکرم صداقت احمد صاحب نے ساری جماعت کا شکریہ ادا کیا اور مشن ہاؤس کو آباد رکھنے اور اس کے تقدس کو قائم رکھنے کی ہدایت کی۔ نیز جماعت اٹلی کی کوششوں کی بھی تعریف کی جس کی کوششوں کے نتیجہ میں خلافت جوبلی کا بابرکت تحفہ ہمیں ملا ہے۔ مکرم صداقت صاحب نے حضور انور کا اٹلی کے بارہ میں خاص دلچسپی کا ذکر بھی کیا کہ اب اٹلی کی جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کا قرب اور حقیقی توجہ اور دعائیں حاصل کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کریں۔ آخر میں مکرم صداقت احمد صاحب نے دعا کروائی۔

اس اجلاس کی حاضری پچاس سے زائد تھی۔

اس اجلاس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں پانچ وقت نماز کی ادائیگی اور مشن ہاؤس کی دیکھ بھال وغیرہ جیسے امور پر فیصلے کئے گئے۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مشن کی خرید تمام جماعت احمدیہ عالمگیر اور خاص طور پر جماعت اٹلی کے لئے بابرکت فرمائے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۲۴ ر اکتوبر ۲۰۰۸ء)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

رسم قربانی کی مقدس یاد
فضائل اور مسائل

﴿سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ﴾

ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو تاریخ عالم کا وہ عظیم الشان واقعہ رونما ہوا جو رہتی دنیا تک اپنی نوعیت اور انفرادیت میں ناصرف بے نظیر ہے بلکہ وہ ایک عظیم کام کی جانب نشان دہی بھی ہے کہ جب تک انسان رضا جوئی میں خلوص، للّٰہیت، جذبہ اور لگن کا پوری طرح مظاہرہ نہیں کرے گا اس وقت تک وہ حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوگا۔ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی قربانی اور سراپا جہاد تھی لیکن ان کی آخری زندگی جس جہاد اور ایثار کی غماز ہے۔ اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے پکے حبیب اور مخلص محب تھے اور یہ امر طے شدہ ہے کہ جس کو جس سے جس قدر الفت اور محبت ہوتی ہے اسے اسی قدر امتحان اور آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی محبت میں خالص تھے اسی لئے آپ کو امتحان و آزمائش کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑا اور آپ ہر امتحان میں کامیاب بھی رہے۔ بڑھاپے کی عمر میں آپ کو ایک اور آزمائش سے گزارا گیا تا کہ یہ دیکھ لیا جائے کہ آیا محبؔ کی محبت میں خلوص کیسا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خالص محب تھے ان کو اس امتحان سے کیا جھجک انہوں نے فوراً سر تسلیم خم کر دیا اور ربِّ هب لی مِنَ الصّالحین و بشّرناهُ بغلامٍ حلیم کے پورے مناظر کو آنکھوں سے اوجھل کرکے اُچھلتے کودتے، دوڑتے بھاگتے، فرمابردار اور حلیم الطبع لڑکے سے فرمایا:

یا بنی انّی اریٰ فی المنام انّی اذبحک فانظرْ ماذا تریٰ۔ فرزند بھی حلیم، فوری طور پر باپ کو جواب دیتے ہیں" یابتِ افعلْ ماتؤمر ستجدنی انشاء الله مِنَ الصّابرین۔ میرے اباجان آپ حکم خداوندی کو پورا فرما دیجئے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ چنانچہ جب عشق ومحبت کی وادی میں ذرا بھی فاصلہ نہ رہا۔ عاشق ہر لحاظ سے قربانی کے لئے کھڑا ہو گیا اور آخری رسم (بیٹے کو لٹا کر گلے پر چھری پھیرنے کی) ادائیگی میں لگ گئے تو فوراً باری تعالیٰ کی جانب سے ایک جانفزا مژدہ سنائی دیا۔ قَدْ صدّقتَ الرّویا۔ انّا کذلک نجزی المحسنین۔ اے ابراہیم آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم اسی طرح سے نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں۔

حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اپنے لختِ جگر ہی کو نہیں راہ خدا میں قربانی کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے جزبات، اُمنگ اور تڑپ کا بھی گلا گھونٹا۔ شفقتِ پدری اور اُلفتِ پسری کو بالائے طاق رکھ کر اپنی خواہشات کو بھی کچل ڈالا۔ اس کے بعد ہی وہ اس جانگسل امتحان میں کامیاب ہوئے اور "وفدیناهُ بذبحٍ عظیم کا ایک عظیم مژدہ ان کو سنایا گیا۔ ان روشن حقائق کی تائید میں پسر مہدی حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی ایک دلآویز گراں قدر تحریر بھی پیش خدمت ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں:

"اس خواب کے حقیقی منشاء کے متعلق اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح معنے یہی ہیں کہ ذبح کرنے سے خدا کے رستے میں وقف کرنا مراد ہے۔ جو گویا دنیوی لحاظ سے زندگی کا خاتمہ کر دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اسمٰعیل کو مکّہ میں آباد کرنے کی غرض وغایت ہی یہ تھی کہ کعبۃ اللہ کی تعمیر ہو اور اس کی خدمت اور توحید کے قیام کے لئے حضرت اسمٰعیل کی زندگی وقف ہو جائے اور جب پھر مرور زمانہ سے بُت پرستی نے توحید پر غلبہ پالیا تو اسی مقدس خواب کی تعبیر میں خدا نے حضرت اسمٰعیل کی نسل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو پیدا کیا جنہوں نے اپنے حلقہ بگوشوں کے ساتھ توحید کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیوں کو حقیقی معنوں میں قربان کر دیا اور یہی وہ ذبح عظیم یعنی عظیم الشان قربانی ہے جس کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ہم نے اسمٰعیل کی ظاہری قربانی کے بدلہ میں ایک عظیم الشان قربانی کو مقرر کر دیا اور حج کے موقعہ پر جانور قربان کرنے کی رسم بھی مسلمانوں میں اسی مقدس یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہے کہ انہیں خدا کے رستے میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔" (بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ ۶۸ مطبوعہ قادیان)

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصبِ خلافت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے سے پہلے جب قادیان سے شائع ہونے والے تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے تب آپ نے ماہ نومبر ۱۹۱۲ء کے شمارہ میں عیدالاضحیٰ اور قربانی کے فضائل اور مسائل پر ایک مبسوط نوٹ تحریر فرمایا تھا خاکسار ان گراں قدر تحریرات سے استفادہ کرتے ہوئے مندرج مضامین میں جستہ جستہ نکات کو دائرہ تحریر میں لا رہا ہے۔

حیات عالم قربانیوں پر موقوف ھے: اسلامی قربانی پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دیتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:

"کیا وہ نہیں دیکھتے چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں پر قربان ہوتی ہیں اور اس قربانی سے تباہی نہیں پڑتی بلکہ ترقی ہوتی ہے۔ آکسیجن کی قربانی نہ ہو تو حضرت انسان زندہ نہ رہ سکیں۔ بلکہ کوئی متنفس نہ دیکھا جائے۔ کاربن نہ ہو تو درخت سبز نہ ہوں۔ پھر درخت قربان نہ ہوں جن میں ایک قسم کی سر روح مانی جاتی ہے تو انسان کی زندگی دوبھر ہو، کوئی حیوان زندہ نہ رہے۔ حیوان قربان نہ ہوں تو انسان کے لئے دنیا کی رہائش وبال جان ہو جائے جو لوگ بڑے رحم دل بنتے ہیں اور کہتے ہیں قربانی ایک ظلم ہے ان کے زخموں میں اگر کیڑے پڑ جائے تو ان کی ہلاکت پر تو وہ بھی خوشدلی سے راضی ہیں تا زخموں سے بچے رہیں۔ تو کم از کم پانی پینے سے انکار نہیں کر سکتے جس میں ہزاروں لاکھ کیڑوں کی قربانی ہو جاتی ہے یہ باتیں خدا کے منکروں اور خدا پرستوں دونوں پر حجت ہیں۔.... پس قربانی پر اعتراض کرنا خدا کے فعل پر، خدا کے قانون پر اعتراض کرنا ہے۔"

قربانی واجب ھے: حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن کَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ یضحَّ فَلا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا (بلوغ المرام) جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلّے کے پاس نہ پھٹکے۔"

قربانی کا التزام اور فضیلت: ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مدینہ میں دس سال زندہ رہے اور آپ قربانی فرماتے تھے (مشکوٰۃ) اور زید بن ارقم کی روایت سے ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ اور بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصّوفِ حَسَنَةٌ بال کے بلکہ پشم کے بال بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ہے۔ ایک اور حدیث ہے جس کی راویہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل نحر کے دن قربانی کرنا ہے۔ وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اور قربانی کا خون گرنے سے پہلے جناب الٰہی میں قبول ہوتا ہے۔ پس خوشدلی سے قربانی دو۔ (مشکوٰۃ)

قربانی کس پر: "مَیں اس کے جواب میں کہوں گا۔ ہر ایک مسلمان پر جو وسعت رکھے کوئی نصاب مقرر نہیں۔ جب تک لوگوں میں خشیۃ اللہ ہے اور شریعت پر عمل کرنے کا شوق یہ جواب کافی ہے۔ لیکن بعض لوگ سستی کرتے ہیں اور پھر بعض حیلے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اگر طعام تفاخر کا موقعہ ہو تو بے دریغ قرض لے کر بھی کئی بکرے ذبح کر دیں گے۔ مگر قربانی کے دن مسئلہ پوچھیں گے کہ مَیں غریب آدمی ہوں۔ قربانی کے بارے میں مجھے کیا ارشاد ہے؟

ہر ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے یاایُّھَا النَّاسُ انّ عَلٰی کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ فِی کُلِّ عامٍ اُضْحِیَة۔ یعنی اے لوگو! ہر اہل بیت پر ایک سال میں ایک قربانی ہے۔"

قربانی دوسروں کی طرف سے بھی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے قربانی ذبح کی یہ کہتے ہوئے کہ بسم الله اللّهُمَّ تقبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (رواہ مسلم) ترجمہ: اللہ کے نام سے اے اللہ قبول کر محمد سے اور آل محمد سے اور اُمّت محمد کی طرف سے۔

قربانی کون ذبح کرے اور کیا پڑھے: سب سے بہتر یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے کرے۔ بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ابلق دُنبوں کی قربانی کی۔ پس مَیں نے آپ کو اپنا قدم دونوں کے پہلوؤں پر رکھے ہوئے دیکھا۔ (یہ طریق ذبح ہے) بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کی۔ ایک روایت ہے میں کہ آپ نے پڑھا اِنّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ ابراهیمَ حنیفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صلوتی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ ربِّ العالمین۔ لا شریک لهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔" اگر کوئی اور مرد یا عورت ذبح کر دے تو بھی جائز ہے۔

قربانی کے جانور کی عمر: اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، بھیڑ کی قربانی مسنون ہے۔ حدیث میں ہے قال رسول الله صلعم لا تذبحوا اِلَّا مُسنّة اِلَّا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذْعَةً مِنَ الضان (رواہ مسلم) فرمایا: رسول اللہ صلعم نے نہ ذبح کرو مگر مُسنّہ اگر نہ ملے تو پھر دُنبہ کا جذعہ۔ یہ بات تو مسلم فریقین ہے کہ اُونٹ پانچ سال کا چھٹے سال میں قدم رکھ کر مسنّہ ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ بابت مسنہ فرماتے ہیں:

"مَیں نے یہ مسئلہ حضرت الامام الحکم العادل سے دریافت کیا آپ نے مجھے فرمایا مولوی (نورالدین) صاحب سے پوچھ لو۔ حضرت امیر نے مجھے فرمایا کہ "میری تحقیق میں بکری بھیڑ دوسال کے چاہئے۔"

قربانی کے شرکاء: بکری میں ایک گائے اور اُونٹ میں سات آدمیوں کا شریک ہونا جائز ہے۔ عنْ جابرٍ انّ النّبی صلی الله علیه وسلم قال البقرة عنْ سبْعةٍ وَّالجزور عَنْ سبْعَةٍ رواہ مسلم۔ یعنی جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے اور اونٹ سات کی طرف سے کفایت کرتے ہیں۔

یہ سات آدمی مسلمان ہونے چاہئے۔ فقہ کی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ اگر ایک بھی کافر ہو تو قربانی ناجائز ہوگی اور ان کے حصے برابر ہوں۔ غیر احمدی کی شرکت حضرت اقدس کو بہت ناپسند تھی۔ یعنی ناجائز ہے۔ کیونکہ قربانی تو متقیوں سے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ قابیل و ہابیل کے قصے میں فرمایا انّما یتقبّل الله مِنَ المتّقین۔ وہ انسان کیوں کر متقی کہلا سکتا ہے جو خدا کے فرستادے خدا کے نبی کا مکذّب ہو یا اُس کو مفتری کہتا ہو یا اپنے طرز عمل اور لاپرواہی سے مفتری جانتا ہو اور ان ہزار ہا نشانوں کو لغو

بقیہ مضمون صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

کیا قرآن مجید انجیل کا سرقہ ہے...؟

............﴿نصیر احمد انجم، امریکہ﴾............

قرآن مجید پر ہونے والے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن مجید کلام اللہ نہیں ہے بلکہ انجیل کی تعلیمات سے چُرا کر بنایا گیا ہے۔

یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں بھی یہ اعتراض ہوا تھا اور آپ نے اسی اعتراض کے رد میں ایک رسالہ بھی رقم فرمایا جس کا نام چشمۂ مسیحی ہے۔ اس میں آپ نے اس اعتراض کا کافی وشافی جواب دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ یہ اعتراض تو دراصل انجیل پر وارد ہوتا ہے اور یہودی مصنف ایسی عبارتیں پیش کرتے ہیں جو طالمود سے چرا کر انجیل میں درج کی گئیں ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''صاحب ینابیع الاسلام نے اگر یہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصّوں یا کتابوں سے بنایا گیا ہے۔ یہ کوشش اس کی اس کے ہزارم حصہ پر بھی نہیں جو ایک یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود نیز بعض اور چند بنی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے۔ اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کر دی گئی ہیں۔ اور فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے۔ درحقیقت اس نے حد کر دی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کو بہت ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے وہ مسروقہ عبارتیں نقل کر کے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہوگئے ہیں اور ان دنوں میں مَیں نے ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دینا چاہا ہے اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اُس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا۔ پس ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے عرصہ سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰؑ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ اناجیل موجودہ دراصل بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے۔ یہ شہادتیں اس قدر گزر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہوسکتیں۔ ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آصف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے بھی پہلے کی شائع ہوچکی ہے) جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں انجیل کو اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں اور جو انجیلوں میں بعض مثالیں موجود ہیں وہی مثالیں انہیں الفاظ کے ساتھ اس کتاب میں بھی موجود ہیں۔ اگر ایک شخص ایسا جاہل ہو کہ گویا اندھا ہو وہ بھی اس کتاب کو دیکھ کر یقین کرے گا کہ انجیل اسی میں سے چرائی گئی ہے۔ بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب گوتم بدھ کی ہے اور اوّل سنسکرت میں تھی اور پھر دوسری زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ چنانچہ بعض محقق انگریز بھی اس بات کے قائل ہیں۔ مگر اس بات کے ماننے سے انجیل کا کچھ حصہ باقی نہیں رہتا اور نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ اپنی تمام تعلیم میں چور ثابت ہوتے ہیں۔ کتاب موجود ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔ مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰؑ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی اور ہم نے بہت سے دلائل سے اس بات کو ثابت بھی کر دیا ہے کہ یہ درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کی انجیل ہے اور دوسری انجیلوں سے زیادہ پاک وصاف ہے۔ مگر وہ بعض محقق انگریز جو اس کتاب کو بدھ کی کتاب ٹھہراتے ہیں وہ پاؤں پر آپ تبر مارتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کو سارق قرار دیتے ہیں۔ (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۹-۳۴۰)

سرقہ اور توارد میں فرق ہوتا ہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ جو مضمون کسی ایک کتاب میں پایا جائے اس سے ملتا جلتا مضمون دوسری کتاب میں بھی آجائے، اسے توارد کہا جاتا ہے اور یہ ہرگز اچنبھے کی بات نہیں۔ جملہ علوم کی کتب میں مماثلت اور توارد ہوسکتا ہے اسی سے علوم میں ترقی اور ترویج ہوتی ہے۔ سرقہ البتہ یہ ہے کہ من وعن کوئی عبارت کسی کتاب سے نقل کر لی جائے اور اس کا ذکر تک نہ کیا جائے۔ قرآن مجید میں پرانی سچائیوں کے ساتھ توارد ہو ممکن ہے۔ نیز نزول قرآن کے وقت کسی عیسائی عالم نے یہ اعتراض نہ اٹھایا کہ یہ سرقہ ہے۔ آج عیسائی کس منہ سے یہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید نے بار بار اس جیسا کلام لانے کا چیلنج دیا ہے اگر سرقہ ہوتا تو چیلنج کا کیا باقی رہتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

''قرآن شریف کی نسبت یہ گمان کرنا کہ ان مشہور قصوں یا افسانوں یا کتبوں یا اناجیل سے بنایا گیا ہے نہایت قابل شرم جہالت ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ خدا کی کتاب کا کسی گزشتہ مضمون سے توارد ہو جائے۔ چنانچہ ہندوؤں کے وید جو اس زمانہ میں مخفی تھے ان کی کئی سچائیاں قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں۔ پس کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت نے وید بھی پڑھا تھا۔ اناجیل کا ذخیرہ جو چھاپہ خانہ کے ذریعہ سے اب ملا ہے عرب میں کوئی ان کو جانتا بھی نہ تھا اور عرب کے لوگ محض امی تھے اور اگر اس ملک میں شاذ ونادر کے طور پر کوئی عیسائی بھی تھا وہ بھی اپنے مذہب کی کوئی وسیع واقفیت نہیں رکھتا تھا تو پھر یہ الزام کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرقہ کے طور پر ان کتابوں سے وہ مضمون لئے تھے ایک لعنتی خیال ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محض امی تھے۔ آپ عربی بھی نہیں پڑھ سکتے تھے چہ جائیکہ یونانی یا عبرانی۔ یہ بار ثبوت ہمارے مخالفوں کے ذمہ ہے کہ اس زمانہ کی کوئی پرانی کتاب پیش کریں جس سے مطالب اخذ کئے گئے۔ اگر فرض محال کے طور پر قرآن شریف میں سرقہ کے ذریعہ سے کوئی مضمون ہوتا تو عرب کے عیسائی لوگ جو اسلام کے سخت دشمن تھے۔ فی الفور شور مچاتے کہ ہم سے سن کر ایسا مضمون لکھا ہے....

پس عیسائیوں کے لئے اس وقت یہ بات نہایت سہل تھی کہ وہ بعض قصے نکال کر پیش کرتے کہ ان کتابوں سے قرآن شریف نے چوری کی ہے۔ اس صورت میں اسلام کا تمام کاروبار سرد ہو جاتا مگر اب تو بعد از مرگ واویلا ہے۔ عقل ہرگز ہرگز قبول نہیں کر سکتی کہ اگر عرب کے عیسائیوں کے پاس ایسی کتابیں موجود تھیں جن کی نسبت گمان ہوسکتا تھا کہ ان کتابوں سے قرآن شریف نے قصے لئے ہیں خواہ وہ کتابیں اصلی تھیں یا فرضی۔ تو عیسائی اس پردہ دری سے چپ رہتے۔ پس بلاشبہ قرآن شریف کا سارا مضمون وحی الٰہی سے ہے۔ اور وہ وحی ایسا عظیم الشان معجزہ تھا کہ اس کی نظیر کوئی شخص پیش نہ کر سکا اور سوچنے کا مقام ہے کہ جو شخص دوسری کتابوں کا چور ہو اور خود مضمون بناوے اور جانتا ہو کہ فلاں فلاں کتاب سے میں نے یہ مضمون لیا ہے اور غیب کی باتیں نہیں ہیں اس کو کب جرأت اور حوصلہ ہوسکتا ہے کہ تمام جہان کو مقابلے کے لئے بلاوے اور پھر کوئی بھی مقابلہ نہ کرے اور کوئی اس کی پردہ دری پر قادر نہ ہو۔'' (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۳)

اب اس کتاب کے اصلی یا جعلی ہونے کا فیصلہ کیسے ہو...؟ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ جو کتاب اپنے اندر معجزات رکھتی ہو وہی اصل ہوگی اور وحی من اللہ ہوگی۔ ورنہ سرقہ کی ہوئی کتاب میں یہ معارف اور معجزات نہیں آسکتے جو قرآن مجید میں ہیں۔ چنانچہ اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گزشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق آجائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہوسکتا۔ جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور کوئی کتاب ان کی شکوک وشبہات کے گند سے خالی نہیں۔ اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے وہ جعلی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی مطابقت یا مخالفت کی محتاج نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی مطابقت یا مخالفت دیکھی جائے۔ عیسائیوں کی کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جوڈیشل تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ نری اٹکلیں اور خیالات ہیں لہٰذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے بلکہ معیار یہ ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کتاب خدا کے قانون قدرت اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں۔ ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں۔ مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گزشتہ معجزات کو پیش کریں۔ بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہوگئی اور معجزات نابود ہوگئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرتِ عزت موجود ہے۔ اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں۔ اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں۔ آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی کر سکتا ہے جو خدا محض انسانی اور دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے تئیں کئی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے۔ وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور کوئی خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہوتا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے۔ سو یہ مذہب اسلام ہے۔ وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا مذہب ہے۔ سچے مذہب پر اس کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ جن مذاہب کی محض قصوں پر بناء ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں۔ ان مذاہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں۔'' (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۰ تا ۳۵۱)

معترض کہتے ہیں کہ اصحاب کہف وغیرہ کے فرضی قصے جو پرانی کتب میں ہیں قرآن مجید میں لکھے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ یہ

بقیہ مضمون صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے ممبران کے ساتھ میٹنگ میں کارکردگی کا جائزہ اور خدمت کے دائرہ کو وسیع تر کرنے کے لئے اہم ہدایات۔

نئی جلسہ گاہ 'حدیقہ احمد' اور اس میں قائم ونڈمل (Wind Mill) کا معائنہ۔ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور نے ملاقاتیں۔مشن ہاؤس سے ملحقہ ہال کے ساتھ نصب سولر سسٹم کا معائنہ۔کینیڈا ڈے کی تقریبات میں شمولیت۔دفتر لجنہ اماء اللہ 'بیت النصرت' کا افتتاح۔AMJ کینیڈا کے دفتر کا افتتاح۔پیس ویلج اور احمدیہ ابوڈ آف پیس کا وزٹ۔Aims کمیٹی کے ممبران کے ساتھ میٹنگ۔اجتماعی ملاقاتیں۔ہزاروں افراد مرد وزن نے شرف زیارت وملاقات حاصل کیا۔کیلگری کے لئے روانگی۔کیلگری میں والہانہ استقبال۔مسجد بیت النور کمپلیکس کا معائنہ

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4/جولائی2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ بیت النور کیلگری کا افتتاح ہو رہا تھا۔نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں وینکوور، ایڈمنٹن، مانٹریال، سیسکاٹون،ٹورانٹو،ہملٹن، بریمپٹن اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کرکے کیلگری پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت النور تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔(اس خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی 25/جولائی2008ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف امور اور پروگراموں کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

واقفین نو کی کلاس

پروگرام کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر واقفین نو بچوں کی کلاس مسجد بیت النور میں شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب کلاس میں تشریف لائے تو بچوں کا ایک گروپ کورس کی صورت میں اھلاً وسھلاً ومرحبا پڑھ رہا تھا۔ اس کلاس میں وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن، ریجائنہ اور سیسکاٹون کی جماعتوں سے آئے 117 واقفین نو بچے شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم لبیب احمد جنود نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم واسق محمود نے اور اردو ترجمہ عزیزم فیضان احمد نے پیش کیا۔ بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی کے ساتھ عزیزم ساغر محمود باجوہ نے پڑھ کر سنایا۔حضور انور نے عزیزم ساغر محمود کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم نے بہت اچھی نظم پڑھی ہے اردو زبان کہاں سے سیکھی ہے۔ پاکستان سے سیکھی ہوئی ہے، ماشاءاللہ۔ حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔نظم کا انگریزی ترجمہ طاہر احمد چوہدری نے پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے 15 سال سے اوپر ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔حضور انور نے دریافت فرمایا۔ آپ سب نے وقف کا فارم پُر کر دیا ہے۔حضور انور نے فرمایا جو اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں وہ وقف کا فارم پُر کریں۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ایک نائیجیرین بچے کو اپنے قریب بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہو۔جس پر بچے نے بتایا کہ مَیں اپنا وقف جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب وقف نو کو توجہ دلائی کہ جن بچوں کی عمر 15 سال ہے اور وہ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں ان سے وقف فارم پُر کروائیں۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ اس سال جامعہ میں کون جا رہا ہے۔ جامعہ جانے والے بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔حضور انور نے فرمایا ڈاکٹر کون بن رہا ہے؟ فرمایا میڈیسن میں جائیں اس کی بہت ضرورت ہے۔کمپیوٹر اور میڈیا پروڈکشن کے علاوہ میڈیسن میں بھی جائیں۔ جماعت کو ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

ایک ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب ایک طرف زائرین میں بیٹھے ہوئے تھے۔حضور انور نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ وقف عارضی کریں اور قادیان جائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام واقفین نو بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔ بچے باری باری حضور انور کے پاس آتے اور اپنا تحفہ حاصل کرتے۔ 15 سال سے زائد عمر کے بچوں سے حضور انور ساتھ ساتھ دریافت فرماتے کہ کس کلاس میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں اور آئندہ کیا پروگرام ہے۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس سات بجے اختتام کو پہنچی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد سات بجکر پانچ منٹ پر واقفات نو بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ تنزیلہ خواجہ اور اُردو ترجمہ عزیزہ نائلہ قمر نے پیش کیا۔ صوفیہ جنود نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزہ رابعہ خان نے پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 15 سال سے اوپر کی جو بچیاں ہیں کیا انہوں نے وقف کے فارم پُر کر دیئے ہیں کہ آئندہ اپنا وقف جاری رکھیں گی۔

حضور انور نے فرمایا آپ جو بچیاں واقفات نو ہیں۔ آپ کا دوسری بچیوں سے تھوڑا سا فرق ہونا چاہئے۔آپ کے ڈریسز میں فیشن نہیں ہونا چاہئے۔ دینی علم سیکھیں، قرآن کریم پڑھیں اور اس کا ترجمہ سیکھیں، احمدیت کا لٹریچر پڑھا ہونا چاہئے۔آپ کا جو بھی پروفیشن ہو اس کے ساتھ دینی تعلیم ضروری ہو یہ نہیں کہ جوڑا کونسا خوبصورت ہے۔ بال کس طرح کے ہوں، پھر ڈریسنگ کس طرح کروانی ہے۔ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو۔آپ باہر نکلیں تو باقاعدہ حجاب ہو۔کوٹ پہننا شروع کر دینا چاہئے۔سر پر دوپٹہ ہو، حجاب ہو۔ یہ نہیں سوچنا کہ فلاں نے جین پہنی ہے اس لئے ہم بھی جین پہنیں گی۔تم وقف نو ہو۔تم نے دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہے۔ اگر تم لوگ بھی دوسروں کی طرح ماحول میں بہتے ہوئے چلے گئے تو پھر سب ایک جیسے ہو جائیں گے اور آئندہ تربیت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔پس تم نے نہ صرف اپنی تربیت کرنی ہے بلکہ چھوٹے بچوں کی بھی تربیت کرنی ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی تربیت کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ان باتوں کی سمجھ آ گئی ہے۔

بعدازاں حضور انور نے فرمایا کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔

ایک واقفہ نو کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔مَیں یہاں کیلگری میں ٹورانٹو سے آ رہا ہوں اس سے پہلے امریکہ، واشنگٹن میں تھا۔ وہاں ان کا جلسہ تھا۔ اس سے پہلے افریقہ کے تین ممالک غانا، بینن اور نائیجیریا کا سفر کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا لڑکیوں میں سے زیادہ میڈیسن میں جائیں تو اس کی ضرورت ہے اور ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو پندرہ سال کی اوپر کی بچیاں ہیں کتنی ہیں جو مجھے خط لکھتی ہیں۔ مجھ سے خط لکھ کر پوچھیں کہ ہمیں اس بات کا شوق ہے۔ ان مضامین میں دلچسپی ہے۔ہمیں بتائیں کہ ہم نے کیا بننا ہے۔ خط لکھ کر رابطہ رکھیں۔ کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ ساڑھے سات بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں کیلگری اور ٹورانٹو کی پندرہ فیملیز کے 70 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

تقریب عشائیہ

جماعت کیلگری نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ یہ تقریب مسجد کی پارکنگ لاٹ میں نصب کی گئی دو وسیع و عریض مارکیوں میں منعقد ہوئی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔اس پروگرام میں جماعت کیلگری اور مغربی کینیڈا کی دیگر

جماعتوں کے احباب مرد وخواتین نے شرکت کی اور اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس تقریب عشائیہ کے آخر پر خدام کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں نظم پیش کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں نظمیں پیش کیں۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22 بچوں اور 25 بچیوں سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

تقریب آمین کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

5/جولائی 2008ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت النور کیلگری میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مسجد بیت النور کے سلسلہ میں منعقدہ خصوصی تقریب

آج مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کے تعلق میں ایک Reception کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں کینیڈا کے وزیراعظم اور دیگر سرکردہ حکومتی حکام شرکت کررہے تھے۔

وزیراعظم کینیڈا کی آمد

وزیراعظم کینیڈا Hon. Stephen Harper کی آمد کی وجہ سے صبح سے سیکیورٹی والوں کی ایک بڑی تعداد مسجد کے احاطہ میں پہنچ چکی تھی۔ صبح ساڑھے دس بجے جب وزیراعظم مسجد پہنچے تو مکرم لال خان ملک صاحب امیر جماعت کینیڈا اور مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر ومبلغ انچارج کینیڈا نے اپنے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ مسجد سے ملحقہ دفاتر میں سے ایک کمرہ وزیراعظم کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ جہاں وزیراعظم صاحب نے کچھ دیر قیام کیا اور ان کے سٹاف نے آج کے پروگراموں کے بارہ میں وزیراعظم کو بریفنگ دی۔

وزیراعظم کینیڈا کی حضور انور سے ملاقات

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد دس بجکر چالیس منٹ پر وزیراعظم کینیڈا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے حضور انور کے دفتر تشریف لائے اور یہ ملاقات دس بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ بعدازاں وزیراعظم کینیڈا Hon. Stephen Harper نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ مسجد بیت النور کیلگری کا معائنہ کیا اور مسجد کے اندرونی ہال میں تشریف لے گئے۔ اس وقت مسجد بیت النور کیلگری پریس کے نمائندوں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سے بھری ہوئی تھی۔ اس معائنہ کے دوران کینیڈا کے مختلف TV سٹیشنز جہاں اپنی فلم تیار کررہے تھے وہاں اخبارات کے نمائندے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ کیمروں کی ایک یلغار تھی جو ان مناظر کو لمحہ لمحہ محفوظ کررہی تھی۔ آخر پر وزیراعظم کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ ایک علیحدہ تصویر بھی بنوائی۔ مسجد کے معائنہ کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وزیراعظم کینیڈا دفتر تشریف لے آئے۔

پرچم کشائی

گیارہ بجکر پانچ منٹ پر مسجد کے احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ وزیراعظم کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا اور ڈپٹی پریمیئر Ron Stevens نے صوبہ البرٹا (Alberta) کا پرچم لہرایا۔

کینیڈا کی سرزمین پر بلکہ پورے براعظم امریکہ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ کسی ملک کا وزیراعظم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لوائے احمدیت لہرانے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ ایسا واقعہ دنیا کے اس خطہ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پرچم کشائی کی اس تقریب کو بھی ملک کے سارے میڈیا نے Cover کیا۔

گیارہ بجکر دس منٹ پر مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائی گئی مارکی میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جو مکرم شعیب جنود صاحب نے کی۔

تقریب میں شامل

سرکاری وسماجی اہم شخصیات

آج کی اس نہایت اہم تقریب میں وزیراعظم کینیڈا Stephen Harper کے علاوہ ڈاکٹر Stephane Dion لیڈر آف لبرل پارٹی واپوزیشن لیڈر، 9 شہروں کے میئرز، 11 فیڈرل ممبرز پارلیمنٹ، ایک وفاقی وزیر، 21 صوبائی ممبرز آف پارلیمنٹ، 5 صوبائی وزراء، 13 کونسلرز، 9 ڈپلومیٹس، 11 جج حضرات اور مختلف کالجز اور یونیورسٹیز کے پرنسپلز، پروفیسرز، اساتذہ اور وکلاء حضرات اور RCMP (فیڈرل پولیس) کے آفیسرز اور زندگی کے دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات ایک بڑی تعداد میں شامل ہوئیں۔

اس تقریب میں شرکت کے لئے حکومت کے بعض سرکردہ حکام وینکوور، ٹورانٹو اور بعض دیگر شہروں سے تین تین ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب مربی انچارج کینیڈا نے مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کے حوالہ سے اس تقریب کا تعارف کروایا اور وزیراعظم کینیڈا کو اپنا ایڈریس پیش کرنے کی دعوت دی۔

وزیراعظم کینیڈا کا ایڈریس

وزیراعظم کینیڈا Honorable Stephan Harper نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے مسجد کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کی دعوت پر حضور کا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں تقریب میں حاضر مختلف ممبران اسمبلی کو دیکھ دیکھ کر ان کا نام لے کر ان کی Acknowledgement کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے کینیڈین دوستو، اپنا خطاب شروع کرنے سے پیشتر مَیں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ایک پرشکوہ عبادت گاہ کے افتتاح کے موقعہ پر ان کو بھی شمولیت کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے اور کیلگری کی مختلف اہم عمارات میں اعلیٰ فن تعمیر کے لحاظ سے ایک نہایت مفید اضافہ ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعت مستقبل قریب میں سیسکاٹون، وینکوور اور بریمپٹن میں بھی اس جیسی پرشکوہ مساجد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے ممبران اپنے ایمان میں بہت مضبوط اور اپنی صفوں میں مکمل اتحاد رکھتے ہیں اور اس مسجد اور دوسری مساجد کی تعمیر سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جماعت کے افراد یہاں کینیڈا میں خوشحال اور کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو لوگ اس جماعت کو جانتے ہیں، ان کے لئے یہ بات ہرگز کسی تعجب کا باعث نہیں ہونی چاہئے کہ اس جماعت کے افراد کتنی قربانی اور وقف کی روح رکھتے ہیں۔ امن، عالمگیر اخوت اور خدا کی رضا پر سر تسلیم خم کرنا ان لوگوں کی پہچان ہے اور یہی دراصل اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ احمدی رفاہ عامہ میں انسانیت کی بھلائی کے لئے بڑے بڑے کام جیسے طبی وتعلیمی سہولتوں میں آگے قدم بڑھانے نیز اس طرح کی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ جات میں بھی یہ لوگ مشہور ہیں۔ پھر دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی بستے ہیں وہ اس بات میں بھی مشہور ہیں کہ وہ اپنے سے بڑی کمیونٹی کو ساتھ لے کر ان کے دوش بدوش کام کرسکیں اور امن اور آشتی کے ساتھ ان علاقوں میں سکون کی زندگی گزاریں جہاں تمام مذاہب، سماج اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ یہی خوبیاں اور روایات ان کو کثیر تعداد میں ان روایات پر یقین رکھنے والی کینیڈین سوسائٹی کے ہم دوش وہم پلہ کرتی ہیں اور ہماری حکومت جس شئے کا نام Pluralism (کثیر اور مختلف طبقات کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجانا) رکھتی ہے یہ اس کی ایک بہترین مثال ہے۔

یہ جماعت ذاتی طور پر اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ امتیاز اور تفریق کیا ہوتے ہیں اور عقائد کے اختلاف کی بنا پر ظلم وستم کیسے سہا جاتا ہے؟ اس لئے آپ کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ یہاں کینیڈا میں اور اسی طرح تمام دنیا میں آزادی مذہب کی ترویج اور اس کی حوصلہ افزائی امن عالم کے لئے کتنی اہم ہے۔ ہم اس لحاظ سے حضرت اقدس کے ساتھ پورے طور پر متحد ہیں اور انہیں ان کے آزادی مذہب کا پرچارک ہونے کا ایک بہادر چیمپیئن قرار دیتے ہیں اور ہم خلیفہ کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ برملا اور بلاخوف وخطر ان متشدد طریقوں اور عقائد کی مذمت کرتے ہیں جو متشدد لوگ تشدد کرنے کے لئے بطور جواز پیش کرتے ہیں اور جنہوں نے مذہب کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ تاہم ہم سب خدا کے ماننے والے ہیں اور یہ بات بالبداہت غلط ہے کہ اس کے نام پر قتل وغارت کا بازار گرم کیا جائے۔

تمام کیلگری کے عوام، صوبہ البرٹا کے عوام اور تمام کینیڈا کے عوام اس مسجد کو دیکھ کر محسن اور فیض رساں صحیح اسلام کا اصل چہرہ دیکھ سکیں گے اور ان کا بھی جو اس کے نام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ عوام آپ کی کینیڈا کے ساتھ محبت اور آپ کی حب الوطنی کا بھی جائزہ لے سکیں گے۔ احمدیوں نے کینیڈا کو گلے لگایا ہے اور اب کینیڈا نے بھی احمدیوں کو گلے لگالیا ہے۔ آپ نے اس عظیم الشان مسجد کی ایک پھلتے پھولتے شہر (کیلگری) میں تعمیر کرکے اس بات کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ ہمارے اس عظیم ملک میں آپ نے اپنا جائز مقام حاصل کرلیا ہے۔ بہت بہت مبارک ہو۔ خدا آپ کو بہت برکت دے اور خدا حافظ۔

پروگرام کے مطابق آج وزیراعظم کینیڈا نے جماعت کی اس تقریب میں شرکت کے بعد G8 ممالک کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے جاپان روانہ ہونا تھا۔ وزیراعظم کینیڈا نے اپنے ایڈریس کے بعد رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ وہ یہاں سے سیدھے ایئرپورٹ جارہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اس مہمان کو رخصت کرنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لائے اور گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

میئر آف کیلگری کا ایڈریس

وزیراعظم کینیڈا کے خطاب کے بعد His Worship Dave Thomas Bronconnier, Mayor of Calgary نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا حضرت اقدس، وزیراعظم، مختلف مذاہب کے سربراہان، وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین، سٹی کونسل کے اراکین اور دوسرے شہروں سے آئے ہوئے میئر صاحبان، سینٹ کے ممبران، وکلاء وجج صاحبان، خواتین وحضرات اور میرے سبھی احباب، صبح بخیر اور السلام علیکم۔

یقیناً ماہ جون 2005ء کی وہ بڑی ہی خنک اور بھیگی ہوئی صبح تھی اور ایک ناقابل یقین قسم کا طوفان اپنے زوروں پر تھا جب حقیقت میں ہزاروں کینیڈین شہری انتہائی خراب موسم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خاص اس جگہ پر مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جہاں ہم آج کھڑے ہوکر اس مسجد کا افتتاح کررہے ہیں۔ ممبران سٹی کونسل اور کیلگری

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

کے عوام کی جانب سے میں تہہ دل اور پُرخلوص جذبات کے ساتھ آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک یادگار عمارت ہے ایسی عمارت جس کی تعمیر آپ کے عزم، خلوص، جذبہ قربانی اپنی جماعت سے لازوال محبت اور اپنے دین سے خاص لگاؤ پر گواہ ہے۔ یہ ایک عظیم الشان عبادت گاہ ہے۔ یہ آپ کی جماعت کا مرکز ہے اور کیلگری شہر کی Skyline میں ایک عظیم اضافہ ہے۔ بحیثیت کمیونٹی ہم سب اس بات میں مشترک ہیں اور وہ تمام اقدار جن پر کیلگری کی بناء ہے اس عبادت گاہ کی اصل بنیاد ہیں اور ہم سب ان کو مناتے ہیں۔ یہ وہ متنوع اور مشترک اقدار ہیں جو دراصل ہم سب کا سرمایہ ہیں اور جو ہم سب کینیڈینز کو متحد کرتی ہیں۔ قرآن بھی مختلف اور متنوع امور کے بارہ میں تعلیم دیتا ہے کیونکہ اس طرح کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی بزرگی، بالاتر ہستی اور اللہ تعالیٰ کی صفت بدیع اور عزیز کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور اس کی صحیح عکاس اور اس کی تجلّی کی مظہر ہے۔ یہ کتنا عظیم الشان تضاد و تفاوت ہے کہ ہمارا اپنے اختلافات کو تسلیم کرنے کے ساتھ پھر انہیں اکٹھے ہو کر (بغیر کسی تعصب کے) منانا ایک ایسی بات ہے کہ جس سے کینیڈا اور یہاں کیلگری میں ہماری کمیونٹی کے اتحاد میں مزید اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ محمد (ﷺ) نے ہمیں عرصہ دراز قبل بتا دیا تھا کہ خدا صرف ایک ہی ہے جس کی مختلف مذاہب اپنے طریق سے عبادت کرتے ہیں۔ ایک خدا جو ہمیں اپنے عقائد میں اتحاد بخشتا ہے، آج اس مسجد کے افتتاح سے ہم بحیثیت کمیونٹی مزید قریب آ گئے ہیں اور یہ تقریب ہم اکٹھے منا رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں۔ خدا بڑا ہے۔ ہم آج اس مسجد کے لئے خدا کی برکات کے نزول کے لئے دعا گو ہیں، اسی طرح بحیثیت کمیونٹی ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھی یہ دن بہت مبارک ہے کہ ہم آج کا دن اپنی روحانی مسرت کے ساتھ منائیں۔ السلام علیکم، خدا آپ کو مبارک کرے، خوش آمدید"۔

میئر آف سسکاٹون کا ایڈریس

بعد ازاں His Worship Don Atchinson, Mayor of Saskatoon نے اپنے ایڈریس میں کہا۔

حضرت اقدس! بہت بہت شکریہ جناب وزیر اعلیٰ ابھی ابھی تشریف لے گئے ہیں۔ میں چند امور جلد جلد کہوں گا۔ میں یہاں آج اس لئے آیا ہوں تا کہ میں سسکاٹون کے عوام کی طرف سے اس مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر مبارک باد کا پیغام آپ تک اور جماعت احمدیہ کو پہنچاؤں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کی جماعت نے کتنی اعلیٰ تنظیم کے ساتھ متحد ہو کر ایسی اعلیٰ مسجد تعمیر کی ہے۔ سسکاٹون میں بھی ہماری کمیونٹی ایک ایسی ہی خوبصورت مسجد کی تعمیر کے لئے منتظر ہے اور امید ہے کہ ان کی خواہش مستقبل قریب میں برآئے گی۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے سسکاٹون اس وقت ملک کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ پھلنے پھولنے والا شہر ہے اور اس کے عوام کا کلچر بھی سارے کینیڈا میں تنوع پر مبنی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں ہماری کمیونٹی میں بھی مستقبل بعید میں نہیں بلکہ جلد از جلد مسجد کی تعمیر ہو جائے۔ تاہم اس وقت میں آپ کو اس موجودہ مسجد کی تعمیر پر مبارک باد دینے آیا ہوں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب لوگ اکٹھے ہو کر اتحاد کے ساتھ کام کریں تو کیا ممکن نہیں؟ بہرحال ہم ایک دفعہ پھر کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بنانے پر آپ کو مبارک باد دیتے ہیں۔ مبارک باد اور بہت بہت شکریہ۔

میئر آف بریمپٹن کا ایڈریس

میئر آف بریمپٹن Her Worship Susan Fennell نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

خواتین و حضرات، تمام معزز مہمانان، حضرت اقدس اور میرے تمام احمدی دوست جو بریمپٹن سے مسجد کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب میں شمولیت کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں بتاتی چلوں کہ یہ ایک عظیم الشان اور حیران کن تقریب ہے۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑا انعام ثابت ہوا جب میں نے جلسہ کے موقعہ پر آپ کی طرف سے اس تقریب میں شمولیت کی دعوت قبول کر لی۔ مجھے احمدی کمیونٹی پر فخر ہے اور ہماری اس دوستی پر بھی جو بیس سال سے زیادہ پرانی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ شاید اگلی مسجد کی تعمیر میرے شہر بریمپٹن میں ہی ہوگی۔ تاہم آج کا دن کیلگری کے نام ہے جہاں آج نئی مسجد کا افتتاح ہوا......اور ہم کینیڈا اور کیلگری میں ایک نئی اور اچھوتی جگہ کا افتتاح کرتے ہوئے خوشیاں منا رہے ہیں......اس وقت بریمپٹن کا کوئی ذکر نہیں، اس وقت تو ہمیں اس نئی مسجد کی تعمیر کی خوشیاں منانی ہوں گی۔ میں آپ کو اس نہایت پیاری اور خوبصورت نئی عبادت گاہ کی تعمیر پر مبارک باد دیتی ہوں۔ مبارک باد......میں چاہتی ہوں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں ایک (یادگاری) تختی پیش کروں"۔

ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

ممبر پارلیمنٹ Honorable Dave Hayer, MLA British Columbia نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ آپ خاص طور پر برٹش کولمبیا سے کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر برٹش کولمبیا کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے پیغام دینے کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے کہا۔

"شکریہ حضرت اقدس، وزیر اعظم، تمام ممبرز قانون ساز اسمبلی و ممبرز پارلیمنٹ اور دیگر تمام مہمانان! میں یہاں آنے پر فخر محسوس کر رہا ہوں"۔ بعض ممبران اسمبلی کو Acknowledgement دینے کے بعد کہا کہ حضرت اقدس میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں برٹش کولمبیا صوبہ کی یہاں نمائندگی کر کے بہت عزت محسوس کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی قیادت ہی ہے کہ جماعت احمدیہ بڑی محنت کے ساتھ برٹش کولمبیا، کینیڈا اور دنیا کے 190 ممالک میں عظیم الشان کام سرانجام دے رہی ہے اور جہاں آپ محبت، صلح جوئی، رواداری، امن اور ایک دوسرے سے پُرامن طریقے سے مل جل کر رہنے اور بقائے باہمی کا اپنا عظیم پیغام دے رہے ہیں اور کیا ہی عظیم پیغام ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ میں اب برٹش کولمبیا کے وزیر اعلیٰ Gordon Campbell کا پیغام پڑھ کر سناتا ہوں۔

برٹش کولمبیا کے وزیر اعلیٰ کا پیغام

"بحیثیت وزیر اعلیٰ برٹش کولمبیا میں آپ کو کیلگری میں مسجد کے افتتاح پر بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں جو شمالی امریکہ میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ یہ آپ کے لئے بہت ہی عظیم الشان موقعہ ہے جب آپ سب کو احمدیہ جماعت کے روحانی پیشوا سے برکت پانے کا موقعہ بھی مل رہا ہے۔ میں آپ سب کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ بین المذاہب تعاون کے مسائل محبت، رواداری، امن وغیرہ پر بھی اس خوبصورت مسجد میں غور کریں۔ مخلص Gordon Campbell, Premier of British Columbia

مزید برآں، حضرت اقدس میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس بناء پر کہ آپ نے اپنے نمونہ سے برٹش کولمبینز اور کینیڈینز کو یہ سبق دیا ہے کہ کس طرح اجتماعی طور پر کام کئے جاتے ہیں۔ آپ کا کام دیکھ کر کس طرح مختلف کمیونٹیز اور مذاہب تعاون کر سکتے ہیں۔ آپ کی یہ عظیم مثال برٹش کولمبیا کو دنیا میں بہترین جگہ بنانے میں ممد ثابت ہوگی"۔

صوبہ البرٹا کی صوبائی اسمبلی کے ایک مسلمان ممبر کا ایڈریس

بعد ازاں Honorable Moe Amery, a Muslim member of the Provincial Assembly, Alberta نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "حضرت اقدس، وزیر اعظم کینیڈا اور دوسرے معزز مہمان گرامی السلام علیکم۔ یہ میرے لئے ایک بہت ہی اعزاز کی بات ہے کہ آج کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر میں یہاں موجود ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کو اس عظیم کام کی تکمیل پر مبارک باد دیتا ہوں اور اس موقعہ کے لئے جو Theme آپ نے چنی ہے وہ بھی بہت ہی عمدہ ہے یعنی محبت، احترام اور امن سب کے لئے، یہی تو اصل اسلام ہے۔

صوبہ انٹاریو کی صوبائی اسمبلی کے ممبر کا ایڈریس

Honorable Creg Sorbera, A Member of Ontario Provincial Assembly نے اپنے خطاب میں کہا کہ:

"حضرت اقدس میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو اس تاریخی دن کی نسبت سے مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس نہایت ہی خوبصورت نئی مسجد کے افتتاح کے موقعہ کی خوشی اور مزہ بھی بالکل اسی طرح کا ہے جیسے آج کے دن کی روشنی کی چمک اور اعلیٰ درجے کی خالص ہوا ہے۔ میں کیلگری کے میئر کے گوش گزار یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Vaughn میں قائم مسجد ابھی بھی اتنی بڑی ہے جو کئی سالوں تک جماعت کینیڈا کے ہیڈکوارٹر کا کام دے سکتی ہے اس لئے ابھی یہ خیال کافی قبل از وقت ہے کہ جماعت کے ہیڈکوارٹرز وہاں سے اس وسیع و عریض مسجد میں منتقل کر دیئے جائیں۔ حضرت اقدس! کینیڈا سے باہر جماعت کے پھیلاؤ اور ترقی کے معاملات میں میں کوئی اتھارٹی تو نہیں رکھتا لیکن پھر بھی میرا خیال ہے کہ کینیڈا کی حد تک مسجد میں ابھی کافی گنجائش ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آپ ہیڈکوارٹر کے بارے میں ایسی کوئی تبدیلی کریں۔ تاہم میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں جماعت کی ترقی خاص طور پر پچھلے بیس سال سے بہت ہوئی ہے۔ حضرت اقدس! اس جماعت کے اکثر لوگ گو اس عظیم ملک کی حدود سے باہر پیدا ہوئے تھے لیکن وہ یہاں آکر اپنی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔ اور حضرت اقدس میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اس مسجد کی چار دیواری میں بلکہ زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ یہاں کے احمدی خاندانوں میں کیا ہی عظیم بات کارفرما ہے وہ یہ کہ یہاں کینیڈینز کی ایک نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے جو اگلی کئی دہائیوں تک کینیڈا کی طاقت اور آواز ہوگی۔ اس عظیم قوم میں آپ کی جماعت کی ترقی پر ہمیں بہت فخر ہے اور میں یہ بھی بتا دوں کہ اس جماعت کے ہر عظیم کام میں شامل ہونا میرے لئے عزت افزائی کا موجب ہے۔ حضرت اقدس، میں وزیر اعلیٰ اونٹاریو اور اونٹاریو گورنمنٹ اور اونٹاریو کے عوام کی جانب سے نیک خواہشات آپ تک اور یہاں ہر ایک موجود شخص تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ"۔

صوبہ البرٹا کے بشپ کا ایڈریس

اس کے بعد Fred Henery, Bishop of Alberta, Catholic Diocese نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

"حضرت اقدس، سٹیج پر متمکن معزز مہمانان، مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اراکین، میرے بہنو اور بھائیو، خواتین و حضرات، رومن کیتھولک چرچ کیلگری کی طرف سے میں اس خوبصورت نئی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر نیک تمناؤں کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ کیتھولک اور مسلمان بین المذاہب مکالمہ کرتے رہتے ہیں یہ ہماری مذہبی شناخت کا حصہ ہے کیونکہ ہم اہل دین و مذہب ہیں۔ ہمارا مشترکہ عقیدہ جو ایک محبت کرنے والے اور رحیم خدا پر ہے ہمیں ایک دوسرے سے تعلق استوار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے مذہبی مکالمات اور مباحثات کو روحانی سفر کے طور پر لیتے ہیں۔ مزید برآں اخلاقی انحطاط کی فکر ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم دوسری بڑی کمیونیٹیز کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور اصلاح کے لئے غور و خوض کریں۔ ہم صحیح اور حقیقی مذہبی فضا اور ماحول، بلکہ روحانیت پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں اور مذہبی شعائر و اقدار جو مقدس سمجھے جاتے ہیں ان کی عزت و توقیر کے قیام کے لئے اور اخلاقی

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

اقدار اور امن کے قیام کے لئے ہم تعاون کرتے ہیں۔ اس بہت ہی اہم خصوصی تقریب کے موقعہ پر ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ رحمان خدا آپ کے لئے یہ بہت ہی بابرکت بنائے اور یہ مقدس لمحہ ہمیشہ آپ میں سے ہر ایک کی تاریخ میں محفوظ رکھے۔ آمین۔ آپ کو خدا بہت برکت دے اور سب کے لئے امان''۔

سسکاٹون شہر کے سابق میئر کا ایڈریس

Mr. Lorne Calvert, Former Premier of Saskatchwan نے، جو آج کل اپوزیشن لیڈر ہیں اور Regina سے خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

'' حضرت اقدس اور سٹیج پر متمکن مہمانان، خواتین و حضرات مَیں صوبہ سیسکا چوان کے عوام کی طرف سے نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے یہاں آیا ہوں، حضرت اقدس کی قیادت کے لئے اور آپ سب کے لئے جنہوں نے آپ کی قیادت میں عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے۔ یعنی ایک عبادت گاہ اور دعا کرنے کی جگہ اور کمیونٹی سنٹر تعمیر کرنے پر ان کی طرف سے مبارک باد کا پیغام بھی لایا ہوں۔ آپ نے یہاں ایک عبادت گاہ تعمیر کی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر آپ نے ایک ایسا چوراہا تعمیر کیا ہے جس میں مختلف مذاہب اور عقائد کے لوگ ملیں گے جہاں کمیونٹیز کا ملاپ ہوگا۔ بلکہ اگر مَیں یہ کہہ سکوں تو شائد زیادہ مناسب ہو کہ آپ نے تو اس شہر میں اور اس قوم میں امن کا ایک نشان تعمیر کر دیا ہے۔ ہماری بہت زیادہ مبارک باد کے مستحق وہ نہایت ہی حقیقی اور معزز مہمان ہیں جنہوں نے اپنی انتہائی قربانی، محنت اور مال سے اس مسجد کی خواب کو حقیقت میں بدلنے کا فرض ادا کیا ہے اور اگر میں اپنے ہوم ٹاؤن سیسکاٹون کے بارے میں کہہ سکوں اور سیسکاٹون کے میئر کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مَیں آپ سب کو وہاں مسجد کے افتتاح کے موقع پر آنے کی دعوت دیتا ہوں جب بھی یہ مسجد تعمیر ہونی ہے اور امید ہے کہ جلد تعمیر ہوگی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ''۔

صوبہ البرٹا کے ممبر پارلیمنٹ کا پیغام

بعدازاں ممبر پارلیمنٹ Honorable Ron Stevens, MLA Alberta نے اپنے پیغام میں کہا کہ البرٹا کے عوام صوبہ کی طاقت ہیں اور ان کو یہ طاقت یہاں کے کلچر، اقدار کی وراثت اور یقین سے ملی ہیں اور یہی ہم نے اس صوبے میں نافذ کر رکھی ہیں اور میرے خیال میں آج جو کچھ ہم منا رہے ہیں یہ اسی پالیسی کی ایک چمکتی ہوئی مثال ہے۔ پس آپ کے لئے بہت بہت نیک خواہشات''۔

موصوف Ron Stevens ڈپٹی وزیر اعلیٰ بھی ہیں اور بین الاقوامی اور حکومتوں کے درمیان تعلقات کے وزیر بھی ہیں۔

صوبہ سیسکاچواں کے وزیر انصاف اور اٹارنی جنرل کا ایڈریس

Honorable Don Morgan, Minister of Justice & Attorney General, Province of Saskatchwan موصوف سیسکاچوان سے سفر کر کے اس تقریب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا۔

'' حضرت اقدس، تمام مہمانان اور جماعت احمدیہ کے افراد، آپ سب کو السلام علیکم۔ مَیں سیسکاچوان کے وزیر اعلیٰ The Honorable Brad Wall اور حکومت کی طرف سے نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے یہاں آیا ہوں۔ سیسکاچوان میں ہم ایک ایسا ماحول پیدا کر رہے جہاں تنوع کو خوش آمدید کہا جاتا ہے اور تنوع والی کیفیت ایسی چیز ہے جو منائی جاتی ہے، جہاں اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے اور مشترک اقدار کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور یہ بات خوش آئند ہے کہ ہمارے ہمسائے صوبہ البرٹا میں بھی اور سارے کینیڈا میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔ جماعت احمدیہ مختلف کمیونٹیز کے درمیان اشتراک اور امن کی ترویج میں قیادت کا رول ادا کر رہی ہے۔ یہ جماعت دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہے جہاں وہ پُرامن بقائے باہمی اور امن کو پھیلا رہی ہے بلکہ ان علاقوں میں بھی یہی کام کر رہی ہے جہاں اس جماعت کو عقائد کی بناء پر نشانہ ستم بنایا جاتا ہے۔ یہ جماعت ہمارے لئے اس اصل کی یاددہانی ہے کہ وہ اقدار جو ہم سب میں مشترک ہیں یقیناً بہت ہی مضبوط ہیں۔

سیسکاٹون میں ایک نئی مسجد کا پروگرام ہے۔ مَیں یہ بات بتانے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ وہ مسجد میرے حلقہ انتخاب میں تعمیر ہوگی۔ اب جبکہ کیلگری میں مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے، ہم سب کے لئے یہ ایک ایسا لمحہ ہے جو اشتراک عمل کی یاددہانی کے علاوہ ہمیں مستقلاً اس جماعت کا ماٹو یاد کرانے کا موجب بھی ہے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔ مجھے یہاں آنے کی دعوت دینے کا بہت بہت شکریہ مَیں نے یہاں آ کر بہت لطف اٹھایا ہے''۔

لبرل پارٹی اور حزب اختلاف کے لیڈر کا ایڈریس

اس کے بعد کینیڈا کی لبرل پارٹی کے لیڈر اور قائد حزب اختلاف Honorable Stephane Dion, نے اپنا ایڈریس پیش کیا اور کہا:

'' السلام علیکم، مَیں یہاں آ کر آپ کے ساتھ کچھ وقت گزار کر بہت متاثر ہوا ہوں اور اس مسجد کے افتتاح کو دیکھ کر یہ سوچتے ہوئے کہ یہاں جس ماحول میں یہ افتتاح ہو رہا ہے، کینیڈا کی دراصل یہی بنیاد ہے۔ حضرت اقدس، میئر کیلگری Mr. Bronconnier، ممبرز آف ہاؤس آف کامنز، ممبرز مختلف صوبائی اسمبلیز جو آج ہم یہاں دیکھ رہے ہیں، یہی ہے وہ اصل میں جو دراصل کینیڈا ہے۔ میرے حلقہ انتخاب میں بھی مسلمان کمیونٹی ہے۔ میرا مسلمان کمیونٹی سے یہ وعدہ ہے اور مَیں اس عہد کے نبھانے میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ ہمارے اس عظیم سیکولر ملک کینیڈا میں (دوسروں کی طرح) مسلمان کمیونٹیز بھی پھل پھول سکتی ہیں اور نفرت اور بداعتمادی کی فضا جس کے پرتو آج ساری دنیا میں لہرا رہے ہیں، قطعاً غلط ہے۔ ہمیں محبت کا درس دینا چاہئے اور ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ آخر کار بنی نوع انسان کا خدا ایک ہی ہے۔ جو کچھ قبل ازیں مقررین نے کہا ہے، گو بہت اچھا کہا ہے مگر مَیں ان باتوں کو نہیں دوہراؤں گا۔

مَیں جو بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عقائد میں ضرور ایسی کوئی بات ہے جو چونکا دینے والی اور نہایت اثر انگیز ہے۔ آپ اپنے معتقدین کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے وطن سے ہی وفاداری تمہارے دین کا حصہ ہے۔ احمدیوں کو اس بات پر بہت فخر ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی وہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ اس ملک کے وفادار شہری بن جاتے ہیں۔ آپ لوگ میل ملاپ رکھنے کی تلقین کرتے ہیں اور ہر مذہب کلچر اور زبان والی کمیونٹیز سے امن کے ساتھ بقائے باہمی کے اصول پر رہتے ہیں۔ دراصل مَیں یہاں جناب لال خان ملک، جماعت احمدیہ کینیڈا کے صدر کے قول کا حوالہ پیش کرنا چاہوں گا جب آپ نے کہا:۔

The openong of this mosque is an historic occasion for the Ahmadi Muslims to add to the Canadian society. We invite everyone to use it as a meeting olace to build harmony and respect.

اس مسجد کا افتتاح احمدیوں کے لئے ایک تاریخی موقعہ ہے کہ وہ کینیڈین سوسائٹی کے ساتھ اپنے روابط مزید استوار کر سکیں۔ ہم ہر کسی کو مدعو کرتے ہیں کہ وہ اس جگہ کو اجتماعات کے لئے استعمال کرے تا باہمی محبت اور احترام کا رشتہ قائم ہو۔ مَیں آپ سے محبت کرتا ہوں، مجھے آپ کی جماعت سے دلی محبت ہے، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ کامیاب ہوں کیونکہ آپ کی کامیابی کل کے کینیڈا کی کامیابی ہے۔

بعدازاں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک شیلڈ پیش کی۔ **(باقی آئندہ)**

☆☆☆

خلافت کی بے ادبی کرنے والے ہمیشہ خائب و خاسر ہوتے ہیں

حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ) نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 28/اکتوبر 1979ء کو اپنے خطاب میں فرمایا:

'' ہمارے عہد میں ایک چیز شامل ہے خلافت سے وابستگی۔ مَیں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔ میرا تجربہ ہے جماعت کے ان لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے وہ بھی نیک انجام پا گئے۔ لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی میں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں۔ کیونکر ایسا ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خلافت وہ خدائی رسی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے اور خدا، عظیم خدا اگر ایک بندہ کی لغزشیں دیکھ کر اسے معافی دینا چاہے تو دیتا چلا جائے گا کوئی نہیں جو روک سکے۔ لیکن اگر کوئی اس کی رسّی پر ہاتھ ڈالتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے یہی پیغام ہے ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر   از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

مسیح موعود علیہ السلام کے بعد شاخ مثمر وہ شاخ ہے جس پر ہمیشہ روحانیت کے پھل لگتے رہیں گے، وہ خلافت ہے۔ اس شاخ پر اگر کسی نے بدنظر کی تو وہ یقیناً تباہ اور برباد کر دی جائے گی۔ خائب و خاسر کی جائے گی۔ وہ ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بدنیتی سے اس کی طرف اٹھیں گے۔ اس لئے ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔''

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

تصحیح:- بدر ضمیمہ (وصایا) مجریہ مورخہ ۱۳/نومبر ۲۰۰۸ء صفحہ نمبر ۳ کی وصیت نمبر 17998 میں '' مکرمہ ھبۃ الوحید بنت مکرم محسن خان صاحب'' کی بجائے سہواً '' ھبۃ الوحید بنت مکرم محسن خان صاحب مرحوم'' لکھا گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ احباب درست کر لیں۔

ملکی رپورٹیں

اُڑیسہ میں صوبائی جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی اُڑیسہ

مرکز قادیان کی منظوری سے صوبہ اُڑیسہ کا صوبائی جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مورخہ ۲۶؍اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار کو بمقام "Windsor Palace" کٹک میں منعقد کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ الحمد اللہ۔ پروگرام کے مطابق نماز تہجد مکرم مولوی فرزان احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ بھوبنیشور کی اقتداء میں ادا کی گئی اسی طرح نماز فجر مولوی مقصود علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی۔ نیز درس مکرم مولوی جمال شریعت احمد صاحب سرکل انچارج شمالی زون نے دیا۔ جلسہ کی کارروائی سے قبل صبح 10-30 پر محترم سید طاہر احمد کلیم صاحب امیر جماعت احمدیہ اُڑیسہ اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظمِ وقف جدید بیرون نے علی الترتیب قومی پرچم اور ''لوائے احمدیت'' کی پرچم کشائی فرمائی اور دُعا کرائی۔

پہلی نشست:- اس جلسہ کی پہلی نشست زیرِ صدارت محترم سید طاہر احمد کلیم صاحب امیر صوبائی اُڑیسہ منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم منیر الدین پوری صاحب نے، جبکہ ترجمہ مکرم مولوی جمال شریعت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ نظم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف بھوبنیشور نے سُنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر زیرعنوان 'خلافت احمدیہ و نظام وصیت' ہوئی۔ دوسری تقریر محترم سید تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر بعنوان 'اسلامی خلافت کا نظام، اس کی حقیقت اور ضرورت' ہوئی۔ ازاں بعد ایک نظم مکرم روشن خان صاحب آف راؤرکیلا نے سُنائی پھر محترم امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ کے صدارتی خطاب کے بعد پہلی نشست کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست:- اس جلسہ کی دوسری نشست بعنوان 'پیشوان مذاہب' زیرِ صدارت محترم سید تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ و ناظم وقف جدید اندرون قادیان منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی شیخ ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ پنکال نے کی اور ترجمہ مکرم عبدالقادر خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھوبنیشور نے اُڑیہ میں پیش کیا۔ نظم مکرم مولوی مقصود علی احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھی ازاں بعد محترم امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ نے آئے ہوئے معزز مہمانان کرام کا تعارف کروایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر ہندوازم کے نمائندہ شری سوامی شیب چیدانند جی (Shri Swami Shiv Chidanandjee) سربراہ دیوائین لائف سوسائیٹی کی تھی۔ دوسری تقریر نمائندہ عیسائیت جناب Rev. Murtunjaya Lahori نے کی۔ تیسری تقریر ممبر پارلیامنٹ کٹک Shri Bhartahari Mahtab صاحب کی ہوئی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر 'خلافت احمدیہ و پیشوان مذاہب کا احترام' کے موضوع پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے نہایت دلنشین و عالمانہ انداز میں فرمائی۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا و بعد از صدارتی تقریر کے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان حاضر ہو کر تمام پروگرام کی ریکارڈنگ کی جس کی تفصیل اس طرح ہیں: (۱) اخبارات: روزنامہ 'سماج' اڑیہ، روزنامہ 'پرجاتنترا'، روزنامہ 'Khabar' اڑیہ، روزنامہ 'دھریتری' اڑیہ، روزنامہ 'Matrubhasha' اڑیہ، روزنامہ 'Times of India' انگریزی۔

(۲) الیکٹرونک میڈیا: نیشنل دوردرشن دھلی، دوردرشن لوکل، .E.T.V، .O.T.V۔

اِن تمام نے اپنے اخبارات میں رپورٹنگ کی نیز مذکورہ TV چینلوں نے خبریں نشر کیں۔

نمائش و بُک سٹال:- جلسے کے اوقات پر بُک سٹال اور نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں کُتب سلسلہ کے علاوہ خلافت احمدیہ جوبلی کے Logo پر مشتمل اشیاء فروخت ہوئیں۔ نیز ایک نمائش بھی لگائی گئی جس سے احباب نے استفادہ کیا۔

بمطابق شعبہ رجسٹریشن حاضرین کی تعداد کل 4,300 تھی۔ احباب کرام اپنے اپنے جماعتوں سے قافلہ کی صورت میں نیز انفرادی طور پر بذریعہ بس و گاڑیاں کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ اسی طرح جلسہ کے دن تینوں اوقات کے طعام و قیام کا انتظام بھی رہا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور خلافت احمدیہ و نظام جماعت کے حقیقی معنوں میں اطاعت گذار بنائے۔ آمین اللھم آمین۔ (سید شاہد احمد)

ہماچل پردیش میں بمقام اُونہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کانفرنس کا عظیم الشان انعقاد

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعتہائے احمدیہ ہماچل پردیش کو مورخہ ۲۰؍جولائی ۲۰۰۸ء کو بروز اتوار اُونہ شہر میں صوبائی جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے مرکز قادیان سے محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت اور مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد کانفرنس سے پہلے تشریف لے آئے اور مختلف پروگراموں کی راہنمائی کی۔ باقاعدہ پروگرام کے مطابق صوبہ ہماچل کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں پوسٹر لگائے گئے۔ سبھی مذاہب کے مذہبی راہنماؤں اور لیڈروں، افسران کو دعوتی کارڈ دیئے گئے۔ کانفرنس سے چند روز قبل ہی ٹی.وی. اور اخبارات سے رابطہ کیا گیا اور کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ اشتہارات شائع کئے گئے۔ خدا کے فضل سے کانفرنس کے انعقاد اور جماعتی تعارف پر مشتمل خبریں اور پریس ریلیز اخبارات میں عمدہ رنگ میں شائع ہوئیں۔ کانفرنس سے ایک روز قبل پریس کانفرنس ہوئی۔ اِس کانفرنس میں مختلف اخبارات اور ٹی.وی. کے نمائندگان پہنچے پریس کے نمائندوں کے سوالات کے جوابات محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے بہت اچھے رنگ میں دیئے۔ اگلے روز سبھی اخبارات میں فوٹوز کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔

افراد کی تعداد کم و بیش پندرہ صد تھی۔ کانفرنس میں مختلف مذاہب کے کثیر تعداد میں مذہبی نمائندگان اور دوسرے لیڈران نے شرکت کی درجنوں پنچائتوں کے پردھان صاحبان اور سرکردہ شخصیتوں کے علاوہ ضلع اُونہ کے .D.C صاحب اور تین ایم.ایل.اے صاحبان نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے موقعہ پر **فری میڈیکل کیمپ** لگایا گیا جس میں قادیان سے محترم ڈاکٹر دلاور خان، صاحب محترم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب اور محترم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ نہایت احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے **بُک سٹال** بھی لگایا گیا۔ کانفرنس کی کارروائی ٹھیک ۲ بجے بعد نماز ظہر و عصر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم محترم مقبول احمد صاحب نے کی ترجمہ خاکسار محترم نذیر مبشر نے پڑھا۔ نظم عزیز مدثر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پیش کی۔ جلسے کی پہلی تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کی آپ کا موضوع جماعت احمدیہ کا تعارف تھا۔ دوسری تقریر محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے کی محترم نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کر کے بتایا کہ اس پنڈال میں جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر مذاہب کے بانیان کی عظمت کے تعلق بینر لگائے گئے ہیں۔ یہ کسی کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ دل سے اِن سب کی عزت کرتی ہے۔ جو خواہ دنیا کے کسی خطہ اور علاقہ میں خدا کی طرف سے ہادی آئے اور عملی طور پر آج جماعت احمدیہ کی طرف سے بنائے گئے اِس سٹیج پر مختلف مذاہب کے مذہبی اور سیاسی راہنما اور افسران تشریف فرما ہیں۔ تیسری تقریر مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نے کی اس کے بعد ایک ترانہ رضوان احمد اور انکے ساتھیوں نے مل کر خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعد ازاں محترم پدم سنگھ چوہان .D.C صاحب اُونہ محترم، ست پال ستی ایم.ایل.اے.، محترم ورندر کنور ایم.ایل.اے.، محترم چوہدری بلبیر جی ایم.ایل.اے. محترم سوامی سورجیہ پرکاش، محترم ببر بھاگی، محترم انگریز نڈر بھٹی صاحب، محترم کنور ہری سنگھ صاحب، محترم سوامی آدیش پوری صاحب، محترم دیپک جی بھدرکالی چیئرمین بلاک سمیتی، محترم کشور لال شاستری نے تقاریر کیں۔ سبھی غیر مسلم مذہبی اور سیاسی مقررین نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور کاوشوں کو اپنی تقریروں میں بہت اچھے رنگ میں سراہا اور کہا کہ آج دنیا میں دھرم کا جھگڑا انسانیت کا خون بہا رہا ہے اور جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے وہ کسی دوسرے مذہبی اور سیاسی جماعت نے نہیں کیا۔ ایک سٹیج پر سب دھرموں کے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر صاحب تعلیم القرآن نے صد سالہ خلافت جوبلی کے عنوان پر تقریر کی اور اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

کانفرنس کی تیاری کی سلسلہ میں محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم اسی طرح ہماچل کے جملہ مبلغین و معلمین کرام اور داعیان الی اللہ نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور جلسے کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

صوبہ ہماچل میں تیسرے آٹھ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 12-7-08 تا 19-7-08 تک بمقام برنو اُونہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں ہماچل کے ساٹھ خدام و اطفال نے شرکت کی۔

تربیتی کیمپ کا آغاز مورخہ 12-7-08 کو باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعدہٗ ٹھیک صبح ۹ بجے باضابطہ افتتاحی اجلاس سے تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا۔ یہ افتتاحی اجلاس خاکسار محمد نذیر مبشر کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم سجاد احمد صاحب کلیم نے کی اسکے بعد خاکسار محمد نذیر مبشر نے کیمپ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اِسی طرح دعا کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔ تربیتی کیمپ میں مقررہ کورس کے علاوہ ہر روز بعد نماز فجر درس قرآن کریم دیا جاتا رہا اور بعد نماز عصر درس حدیث دیا گیا۔ اس طرح بعد نماز عشاء پر روز دینی سوال و جواب کی مجالس لگائی جاتی رہیں۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، اذان، تقریر تمام خدام واطفال میں کروائے گئے۔ نیز شرکاء کیمپ کے تمام خدام واطفال کا امتحان بھی لیا گیا۔ تمام خدام واطفال سے حضور انور کو دُعائیہ خطوط لکھوائے گئے۔ M.T.A کے پروگرام بھی بچوں کو باقاعدگی سے دکھائے گئے۔

مورخہ 19-7-08 کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد برنو میں اختتامی اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے بعنوان دینی مجالس کی برکات پر کی بعدۂ ناصرات کی چند بچیوں نے خوش الحانی سے ایک ترانہ پیش کیا۔ ازاں بعد محترم صدر اجلاس مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے تمام شرکاء کیمپ کو قیمتی نصائح سے نوازا اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اس طرح اجتماعی دُعا کے ساتھ آٹھ روزہ تربیتی کیمپ کی یہ اختتامی تقریب نہایت ہی خیرو خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ اس تربیتی کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے معلمین کرام نے جو کوششیں کی اللہ تعالیٰ اُنہیں بہتر جزا عطا کرے۔ نیز کیمپ کے دوررس نیک نتائج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج صوبہ ہماچل)

بقیہ مضمون از صفحہ:8

فرضی قصے ہیں یا حقیقی۔ انجیل کا تو اپنا حال بہت پتلا ہے اور محققین برملا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ نیا عہد نامہ کتر بیونت کا شکار ہوتا رہتا ہے اس لئے کیا اصلی ہے اور کیا نقلی اس کا فیصلہ نفس مضمون کرے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو امی تھے اور پہلی کتب کے مضامین سے بے خبر تھے آپ پر تو یہ الزام ویسے بھی نہیں آسکتا۔ البتہ یسوع مسیح پر یہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے جنہوں نے سبقاً سبقاً توراۃ پڑھی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ اس بارہ میں فرماتے ہیں: ’’قصہ اصحاب الکہف وغیرہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی پہلی کتابوں میں بھی ہو اور یہ فرض کرلیں کہ وہ لوگ ان قصوں کو ایک فرضی سمجھتے ہوں تو اس میں کیا حرج ہے آپ کو یاد رہے کہ ان لوگوں کی مذہبی اور تاریخی کتابیں اور خود ان کی آسمانی کتابیں تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یورپ میں ان کتابوں کے بارے میں آج کل اس قدر ماتم ہو رہا ہے اور سلیم طبیعتیں خود بخود اسلام کی طرف آتی جاتی ہیں اور بڑی بڑی کتابیں اسلام کی حمایت میں تالیف ہو رہی ہیں۔ چنانچہ کئی انگریز امریکہ وغیرہ ممالک کے ہمارے سلسلہ میں داخل ہوگئے ہیں آخر جھوٹ کب تک چھپا رہے۔ پھر سوچنے کا مقام ہے کہ وحی الٰہی کو ایسی کتابوں کے اقتباس کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ خوب یاد رکھو کہ یہ لوگ اندھے ہیں اور ان کی تمام کتابیں اندھی ہیں۔ تعجب کہ جس حالت میں قرآن شریف ایسے جزیرے میں نازل ہوا جس کے لوگ عموماً عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں سے بے خبر تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود امی تھے تو پھر یہ تہمتیں آنجناب پر لگانا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے بالکل بے خوف ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہوسکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰؑ پر کس قدر اعتراض ہونگے۔ جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پُر ہے کہ ہم لوگ محض قرآن شریف کے ارشاد کی وجہ سے ان پر ایمان لاتے ہیں۔ ورنہ اناجیل کی نسبت بڑے بڑے شبہات پیدا ہوتے ہیں افسوس کہ انجیلوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں کہ جو بلفظہٖ پہلی کتابوں میں موجود نہیں اور پھر اگر قرآن نے بائبل کی متفرق سچائیوں اور صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تو اس میں کون سا استبعاد عقلی ہوا اور کیا غضب آ گیا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ محال ہے کہ یہ تمام قصے قرآن شریف کے بذریعہ وحی کے لئے گئے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب وحی ہونا دلائل واقعہ سے ثابت ہے اور آپ کی نبوت حقہ کے انوار و برکات اب تک ظہور میں آرہے ہیں تو کیوں شیطانی وساوس دل میں داخل کئے جاویں کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کا کوئی قصہ کسی پہلی کتاب یا کتبہ سے نقل کیا گیا ہے۔ کیا آپ کو خدا تعالیٰ کے وجود میں کچھ شک ہے یا آپ اس کو علم غیب پر قادر نہیں جانتے۔ اور میں بیان کر چکا ہوں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا کسی کتاب کا اصلی قرار دینا اور کسی کو فرضی سمجھنا یہ سب بے بنیاد خیالات ہیں۔ نہ کسی نے اصل کی اصلیت کا ملاحظہ کیا اور نہ کسی نے کسی جعل ساز کو پکڑا اس کی نسبت خود یورپ کے محققین کی شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ ایک اندھی قوم ہے جن میں ایمانی روشنی باقی نہیں رہی اور عیسائیوں پر تو نہایت ہی افسوس ہے جنہوں نے طبعی اور فلسفہ کو پڑھ کر ڈبو دیا ایک طرف تو آسمانوں کے منکر ہیں اور ایک طرف حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بٹھاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہود کی پہلی کتابیں سچی ہیں تو ان کی بناء پر حضرت عیسیٰؑ کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی۔ مثلاً سچے حضرت مسیح موعود کے لئے جس کا حضرت عیسیٰؑ کو دعویٰ ہے ملا کی نبی کی کتاب کی رو سے یہ ضروری تھا کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آتا مگر الیاس تو اب تک نہ آیا۔ درحقیقت یہودیوں کی طرف سے یہ بڑی حجت ہے جس کا جواب حضرت عیسیٰؑ صفائی سے نہیں دے سکے یہ قرآن شریف کا حضرت عیسیٰؑ پر احسان ہے جو اُن کی نبوت کا اعلان فرمایا۔‘‘ (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۷ تا ۳۵۸)

قرآن مجید پر انجیل سے سرقہ کا الزام اس لئے بھی نہیں آسکتا کہ عیسائیوں کے مروجہ عقائد الوہیت مسیحی، تثلیث، کفارہ وغیرہ کا پرزور طریق پر قرآن مجید نے رد کیا ہے اور اسے اتنا بڑا فتنہ گردانا ہے جس سے زمین وآسمان پھٹ پڑیں اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔ جس کتاب سے چوری کی جائے اس کتاب کے ماننے والوں کے جملہ غلط عقائد کے متعلق اتنی تحدی کیسے کی جاسکتی ہے۔ پس یہ اعتراض محض نادانی سے کیا گیا ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (بشکریہ رسالہ النور، امریکہ)

☆☆☆

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 16

کرے ہمیشہ ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ہمارے ایمان کو اپنی رحمت سے بڑھائے۔ رحمت عطا ہونے کی دعا بھی اللہ نے سکھائی ہے اور اللہ کی رحمت انہیں کو ملتی ہے جو اللہ کے عبادت گذار اور ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ فرمایا رحمت بے شک اللہ کی طرف سے آتی ہے لیکن آتی انکو ہے جو ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور نیک اعمال بجالانے والے محسنین ہیں۔ پس اللہ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ہر قسم کے ٹیڑھ سے بچنے کی کوشش کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اعمال کی حفاظت کرتے ہوئے ہمیشہ نفس پرستیوں سے بچنے والے ہر قسم کے ٹیڑھ سے اللہ کی مدد مانگتے ہوئے بچنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسکے انعامات کی قدر کرنے والے ہوں اور پھر یہ رحمت ہم پر اور ہماری نسلوں پر بڑھتی چلی جائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ قادیان کے سفر پر جارہا ہوں وہاں جلسہ ہے۔ اسکے لئے دعا کریں کہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ انشاء اللہ بہت سے لوگ مختلف ممالک سے وہاں جارہے ہیں۔ حکومت ہند کو اپنے مسائل کی وجہ سے بڑی تعداد میں ویزے دینے میں کچھ مشکلات ہیں پھر بھی کافی تعاون کیا ہے حکومت نے۔ اللہ تعالیٰ تمام جانے والوں کو ہر طرح حفاظت میں رکھے جو خواہش کے باوجود جانہ سکے، اللہ تعالیٰ انکو انکی نیتوں کا ثواب دے۔ بہرحال مستقل دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حاسدوں اور شریروں سے ہر وقت بچائے۔ قادیان میں جو رہنے والے ہیں انکو بھی ہر قسم کے شریروں سے محفوظ رکھے۔ قادیان کے علاوہ انڈیا کی بعض دور دراز کی جماعتیں ہیں انکی خواہش تھی کہ انکی جماعتوں میں بھی دورہ کیا جائے جو قادیان نہیں آسکتے۔ ہندوستان بڑا وسیع ملک ہے غریب لوگ ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور انکو سمیٹنے والا ہو اور دشمن کا ہر حربہ اور چال ناکام ونامراد ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرمائے اور کبھی ہم اسکے فضلوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہیں۔

حضور نے فرمایا نماز جمعہ کے بعد میں دو نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ ہمارے درویش بھائی مکرم بشیر احمد مہار کا ہے جنہوں نے قادیان میں درویشی کی زندگی گذاری 13 رنومبر کو انکی وفات ہوئی۔ دوسرا جنازہ مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب کا ہے۔ آپ انسپیکٹر بیت المال پاکستان تھے 18 نومبر کو دورہ کے دوران دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر آئے اور فائر کر کے شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے درجات بلند کرے۔

☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ:7

سمجھتا ہو یا ان کا انکار کرتا ہو جو خدا نے اس کی تصدیق میں دکھائے۔‘‘

جانور کیسا ہو: بیمار نہ ہو، دُبلا نہ ہو، بے آنکھ نہ ہو، کان چیرا ہوا نہ ہو، عیب دار نہ ہو۔ اس کی تفصیل حدیث میں ہے۔ ترجمہ: عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ہم کس قسم کے جانوروں کی قربانی میں اجتناب کریں تو آپ نے ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ چار۔ ایک لنگڑی جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ دوئم کانی۔ جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ سوم مریضہ جس کا مرض ظاہر ہو۔ چہارم۔ دبلی جس کے ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔‘‘ (مشکوٰۃ)

آداب قربانی: نماز عید کے بعد ذبح کرے۔ اگر کسی نے پہلے کردی تو وہ قربانی نہیں اس لئے پھر کرے۔ بخاری میں براابن عازبؓ سے حدیث ہے کہ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے اس روز سب سے اوّل ہم نماز پڑھتے ہیں پھر نماز سے فارغ ہوکر قربانیاں کرتے ہیں۔ پس جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنّت پر چلا۔ اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل وعیال کے لئے مہیّا کرلیا۔ قربانی نہیں۔ انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ قربانی کے واسطے پھر ذبح کرے۔‘‘

ایّام قربانی: عید کے دن جسے یوم النحر کہتے ہیں، اور یوم الاضحٰی اور اُس کے بعد دو دن تک قربانی کی جا سکتی ہے۔‘‘

تقسیم قربانی: قربانی نام ہے ھراقۃ دم یعنی (خون بہانے) کا۔ نہ کہ گوشت کے صدقہ کرنے کا۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ جو بروایت حضرت عائشہ مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ **ماعمل ابن آدم مِن عمل یوم النّحر احبُّ الی اللہ مِنْ اھراق الدّم۔** پس جس نے حسبِ شرائط متذکرۃ بالا جانور ذبح کیا اسکی قربانی ہوگئی۔ اب گوشت خود کھائے کسی کو نہ دے اسی طرح کھال سے خود نفع اُٹھائے تو قربانی میں کوئی فتور نہیں پڑتا لیکن کریم النّفس شرفاء کا طریق ہے کہ وہ خود کھاتے ہیں دوسروں کو بھی کھلاتے ہیں۔ خویش واقارب کو پہنچاتے ہیں اور مسکینوں محتاجوں کو بھی دیتے دلاتے ہیں اس لئے عام طور سے یہ قاعدہ ہے کہ تین حصے کرلیتے ہیں لیکن اسے ضروری سمجھنا اور جو ایسا نہ کرے اسے متّہم کرنا غلطی ہے۔‘‘

☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:18072 مَیں سید فضل رحیم احمدی ولد مکرم سید فضل عمر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر33 سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ کو دضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد مشترکہ ہے تاحال تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مسعود احمد　　العبد: سید فضل رحیم احمدی　　گواہ : سید فضل مومن

وصیت نمبر:18073 مَیں شبیر احمد بھٹی ولد مکرم نذیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن دھیری ریلوٹ ڈاکخانہ دھیری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم فروری 2008ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد خالد　　العبد: شبیر احمد بھٹی　　گواہ : محمد طاہر بھٹی

وصیت نمبر:18074 مَیں وسیم احمد شیخ ولد مکرم محمد امین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر23 سال پیدائشی احمدی ناصرہ آباد ڈاکخانہ ناصرہ آباد ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین کی طرف سے آئندہ اگر کوئی جائیداد ملے گی تو اس کی اطلاع دفتر کو دوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3554 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم احمد طاہر　　العبد: وسیم احمد شیخ　　گواہ : طارق محمود

وصیت نمبر:18075 مَیں سلیمہ بیگم زوجہ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر65 سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں ڈاکخانہ ریکیباں ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: بصورت نقدی پچیس ہزار روپے۔ طلائی زیور: دوعدد انگوٹھیاں ایک جوڑی بالیاں وزن تیرہ گرام قیمت تیرہ ہزار روپے۔ حق مہر ایک صد وصول شد میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم مبشر　　الامۃ: سلیمہ بیگم　　گواہ : عبدالباسط

وصیت نمبر:18076 مَیں عبد العزیز بھٹی ولد مکرم نظام دین صاحب قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر70 سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں ڈاکخانہ ریکیباں ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

جائیداد منقولہ: بصورت نقدی پچیس ہزار روپے۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین بارہ کنال موضع بڈھانوں قیمت ایک لاکھ اسّی ہزار روپے۔ ایک کچا مکان جو کہ تقریبا چار مرلے پر مشتمل ہے جس کے تین کمرے اور ایک رسوئی ہے جس میں سے دو کمرے دو بچوں کو دے دیئے گئے ہیں اور رسوئی بھی بچوں کو ہی دی ہوئی ہے میرے پاس اس وقت ایک کمرہ ہے جس کی قیمت موجودہ بیس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/6100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم مبشر　　العبد: عبدالعزیز بھٹی　　گواہ : عبدالباسط

وصیت نمبر:18077 مَیں سید عبد المنان سالک ولد مکرم سید ملک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر49 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو پلاٹ دو ہزار چار سو مربع فٹ موجودہ قیمت اندازاً اساٹھ ہزار روپے جو بیوی کے نام رجسٹرڈ ہے۔ ایک مشترکہ مکان واقع یادگیر جس کے چار بھائی حصہ دار ہیں اس کی موجودہ قیمت دو لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم سگری　　العبد: سید عبدالمنان سالک　　گواہ : نورالحق ہوڈری

وصیت نمبر:18078 مَیں امۃ الباسط بنت مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر17 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: ایک عدد انگوٹھی دو گرام، بالیاں چھ گرام، چین نو گرام کل وزن سترہ گرام جس کی موجودہ قیمت سترہ ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم سگری　　الامۃ: امۃ الباسط　　گواہ : نورالحق ہوڈری

وصیت نمبر:18079 مَیں فرحت جہاں زوجہ مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: چار چوڑیاں تیس گرام۔ ہار تیس گرام۔ دو جوڑی بالیاں پانچ گرام۔ چین دس گرام۔ تین انگوٹھیاں سات گرام۔ ایک عدد نکلس دس گرام۔ خاوند کی طرف سے بطور مہر مبلغ 8151 روپے موصول ہوئے جس سے دو عدد طلائی کنگن خریدے گئے جس کا وزن بیس گرام ہے۔ اس طرح زیور کا کل وزن ایک سو بارہ گرام جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ بارہ ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم سگری　　الامۃ: فرحت جہاں　　گواہ : نورالحق ہوڈری

وصیت نمبر:18080 مَیں سیدہ عاصمہ آفریں زوجہ مکرم آر ایم عثمان پاشا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن سندھ نور ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے۔ طلائی زیورات: بالی، انگوٹھی، ہار ساڑھے بارہ گرام موجودہ قیمت چودہ ہزار دو سو ستائیس روپے تقریبا۔ چاندی کے زیورات کل دو سو گرام موجودہ قیمت تینتالیس سو روپے۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم اے محمود احمد　　الامۃ: سیدہ عاصمہ آفریں　　گواہ : آر ایم عثمان پاشا

وصیت نمبر :18081 مَیں طارق محمود ولد مکرم غلام نبی صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: والد صاحب مرحوم کے ترکہ میں خاکسار کو موضع کاہلواں میں پانچ کنال زرعی زمین ملی ہے جس کی قیمت تین لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت فروری 08ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قریشی انعام الحق　　العبد: طارق محمود　　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17082 مَیں رعنا تبسم زوجہ مکرم طارق محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پندرہ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ طلائی زیورات: سیٹ تین عدد وزن 69.500 گرام چین ایک عدد وزن 12.800 گرام۔ بالیاں تین جوڑی 13.900 گرام۔ انگوٹھی دو عدد 8.600 گرام۔ ٹیکہ ایک عدد 5.780 گرام۔ کل وزن 110.580 گرام (22 کیریٹ) قیمت اندازاً ا-/1.16000 (ایک لاکھ سولہ ہزار) روپے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.2.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طارق محمود　　الامۃ: رعنا تبسم　　گواہ : محمد انور احمد

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 27 November 2008 | Issue No. 48

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

مسلمان اس زمانہ میں امام مہدی ومسیح کا تو انکار کرتے ہیں لیکن خلافت کی ضرورت کا انکار نہیں کرتے مگر یہ نہیں سمجھتے کہ امام مہدی کی آمد کی بغیر خلافت کیسے قائم ہو سکتی ہے

دعا کریں کہ میرا قادیان اور ہندوستان کا دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور دشمن کا ہر حربہ ناکام ونامراد ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21/نومبر 2008ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** ترجمہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اسکے کہ تو ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفت وھاب کا واسطہ دے کر اپنے دین کی مضبوطی کی دعا مانگی گئی ہے۔ اس میں ایک تو یہ کہ زمانہ کے امام کو ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق کرنے کی جو اللہ نے توفیق دی اور آخرین میں جو آنحضرت کے عاشق صادق کو قبول فرما کر جو اپنے فضل اور رحم سے اسکی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کا دائمی نظام قائم ہوگا جس سے جڑے رہنے سے وہ برکات حاصل ہونی ہیں، جو اس مسیح ومہدی کی جماعت سے وابستہ ہیں۔ اے اللہ تو نے ہم پر رحم فرماتے ہوئے اس نظام سے بھی منسلک کر دیا۔ اب ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کی وجہ سے ان تمام انعامات سے جو تو نے ہم پر کئے ہمیں محروم نہ کرنا۔ انسان غلطیوں کا پتلا ہے ہم تیرے سے التجا کرتے ہیں کہ کبھی اس وجہ سے یا تکبر یا کسی بھی شامت اعمال کی وجہ سے ہمیں کبھی وہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوں جو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا کر دیں یا ہمارے اندر کجی پیدا ہو جائے اور ہمارے ان اعمال کی وجہ سے جو تیری نظر میں نا پسندیدہ ہیں، ہمیں تیری رحمت سے محروم کر دیں۔ پس ہمیشہ ہمیں ایسے برے وقت سے بچا۔

فرمایا: اس جامع دعا میں صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے محروم رہنے کی دعا نہیں سکھائی بلکہ یہ دعا ایک مومن بندے کو سکھائی کہ نہ صرف یہ کہ اس ہدایت پر ہی قائم نہ رہیں بلکہ یہ دعا کریں کہ اپنی طرف سے رحمت عطا کر، اپنی اس رحمت کی چادر میں لپیٹ لے جو ہمیشہ ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہمارے ایمان میں اضافہ کرتی رہے۔ ہم ایمان ایقان، تقویٰ میں ترقی کریں۔ ہر آنے والا دن آگے بڑھانے والا ہو۔

فرمایا یہ خوبصورت دعا ہر احمدی کا روزمرہ کا معمول ہونا چاہئے۔ اگر حقیقی رنگ میں یہ ہمارا معمول ہوگی تو ہم اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھنے میں شعوری کوشش کرنے والے ہونگے۔ اپنی عبادتوں اور نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ اور خدا کی نظر میں پسندیدہ اعمال بجالانے کی کوشش کرنے والے ہونگے کیونکہ یہی اعمال ایمان کے اضافے اور ہدایت پر قائم رکھنے کا باعث ہوتے ہیں۔

فرمایا: جب اللہ کا وعدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال ہدایت کا راستہ دکھانے کا باعث بنتے ہیں تو ایک مومن جب ربنا لا تزغ قلوبنا کی دعا کرے گا تو اسکی برکات سے فیض پانے کے لئے اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر کجی اور ٹیڑھے پن سے بچنے کے لئے دعا کے ساتھ اپنے عمل بھی خدا کے حکم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے گا۔ اپنے ایمان کو بچانے کے لئے جو ہم دعائیں کرتے ہیں وہ تبھی قبولیت کا درجہ پائیں گی جب ہم اپنی عبادتوں میں بھی تسلسل رکھیں گے اور اعمال صالحہ بجالانے کی بھی کوشش کریں گے، نظام جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، چھوٹی چھوٹی دنیوی باتوں کو ایمان پر ترجیح نہیں دیں گے۔ کسی جماعتی کارکن کے ساتھ کسی معمولی ذاتی رنجش کی وجہ سے نظام جماعت کو اعتراض کا نشانہ نہیں بنائیں گے۔

فرمایا: یہ دعا، جو انسان کرتا ہے تو ہر وقت کوشش کے ساتھ راستوں کی ٹھوکر سے بچنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ فرمایا دنیوی نقصان کو اللہ کی طرف سے امتحان سمجھ کر برداشت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ اگر شکوے پیدا ہونے شروع ہوئے تو پھر یہ بڑھتے بڑھتے جماعت سے دور لے جاتے ہیں، خلافت سے بھی بدظنیاں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ ایک تو کبھی ایسا موقعہ ہی پیدا نہ ہو کہ ہمارے دل میں جماعت کے خلاف کجی پیدا ہو۔ اعمال ہی ایسے ہوں جو اللہ کی منشاء اور حکم کے مطابق ہوں اور نظام کو ہم سے شکایت پیدا نہ ہو۔ اگر کبھی ہماری بشری کمزوری کی وجہ سے ایسی صورت پیدا ہو جائے تو کبھی ایسا نتیجہ نہ نکلے جس سے ہمارے ایمان کو ٹھوکر لگے۔ اور نظام جماعت وخلافت کے بارہ میں بدظنیاں پیدا ہوں اور یہ سب کچھ نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل ورحم نہ ہو۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد ہمیں لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے پرانے انبیاء کی قوموں کی مثال اسلئے دی ہے کہ وہ بھی نہ سمجھتے تھے کہ ہم نے مان لیا اور آئندہ کسی ہدایت کی ضرورت نہیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی تلقین اسلئے فرمائی ہے تا کہ سابقہ بگڑنے والے لوگوں سے سبق حاصل کرو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل اور رحم مانگو اپنے دلوں کو ٹیڑھا ہونے سے بچاؤ ورنہ جس طرح انکی دین کی آنکھ ختم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو بھول گئے، تم بھی نہ کہیں بھول جانا۔

فرمایا: بدقسمتی سے اسکے باوجود مسلمانوں کی اکثریت انہیں قدموں پر چل رہی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا:

کہ ہم احمدی ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مسیح موعود کو مان کر مغضوب علیھم بننے سے بچنے کی دعا بھی اپنے حق میں قبول ہوتے دیکھی اور ضالین سے بچنے کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں قبول فرمائی کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس پر قائم رکھے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کہ یہ دعا کرو کہ کبھی دل ٹیڑھے نہ ہوں اور کبھی مغضوب علیھم اور ضال میں شامل نہ ہوں، پڑھنے کا مستقل حکم ہے۔ اسلئے ہر احمدی کو اسے یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس دعا کے سمجھنے کی توفیق دے تا کہ امت مسلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہو کر امت واحدہ کا حقیقی نظارہ پیش کرنے والی بن جائے۔ اور ہر مسلمان کہلانے والا مسیح محمدی کی مخالفت چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اللہ کے حکم کی صداقت کا مصدق بن جائے۔ اور ان دعا کے بنیادی پیغام کو سمجھنے والا بن جائے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب** کی دعا بہت پڑھا کرتے تھے۔ پس دیکھیں کس قدر خوف کا مقام ہے...؟ ہمیں اپنے دل کو ٹیڑھا ہونے سے بچانے کے لئے کس قدر دعا کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا امت کے لئے تھی تا کہ جب مسیح ومہدی کا زمانہ آئے تو انکے دل ٹیڑھے نہ ہوں اور وہ اسکو مان لیں۔ کاش! مسلمان اس اہم نقطے کو سمجھیں۔ فرمایا اس سے بڑا اور المیہ کیا ہوسکتا ہے کہ ایک دفعہ سچائی کو دیکھ لینے اور ان لوگوں کی نسلوں میں پیدا ہونے کے بعد جنہوں نے سچائی کو پایا اور اسکی خاطر قربانیاں دیں پھر انسان راستے سے بھٹک جائے۔ اور اللہ کی ناراضگی مول لینے والے بن جائیں۔ فرمایا سوچیں اور دیکھیں کہ کیا آجکل مسلمانوں کے حالات اللہ کی ناراضگی ظاہر کرنے والے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ یہ لوگ امام مہدی کا تو انکار کرتے ہیں لیکن خلافت کی ضرورت کا انکار نہیں کرتے یہ نہیں سمجھتے کہ مہدی ومسیح کی آمد کے بغیر خلافت کیسے قائم ہوسکتی ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک اور صاف کیا اور فہم قرآن عطا فرمایا۔ پس یہ لوگ جتنا مرضی زور لگالیں مسیح موعود کی مخالفت کر کے کبھی قرآن کریم کے اسرار کو یہ سمجھ نہیں سکتے۔ اور جتنی بھی دعائیں کر لیں جبتک مسیح موعود کو ماننے کی طرف عملی قدم نہیں اٹھائیں گے انکے دل ٹیڑھے رہیں گے۔

فرمایا: انکی حالت دیکھ کر جہاں ہمیں احمدی ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکرگذار ہونا چاہئے وہاں ہمیشہ ہر قسم کے ٹیڑھ سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے جوں جوں دنیا مادیت کی طرف بڑھ رہی اور خدا کو بھول رہی ہے، پہلے سے بڑھکر یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ایمان کی برکت سے کبھی محروم نہ

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں